کل صفحات ۷۰

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

نسخۂ لاجواب، نادر و نایاب، بے نظیر و لاامثال صحیفۂ صادقہ و لاثانی

بہ تائید آسمانی

در تحقیق مرض مالیخولیا مسیح قادیانی،

یعنی

دردِ دل

موسومہ بہ

عجائبات طب

مصنفہ سنہ ۱۳۴۳ھ سنہ ۱۹۲۵ء

حکیم عبد العزیز چشتی۔ حکیم حاذق ماہر و معالج امراض مخصوصہ رجال و نسوان، موجد عرق فولاد و اکسیر طاعون مصنف و مولف، دو زرد چادریں، راہ نامرداں، زنانہ مشیر لخت جگر، درس عبرت، مالک فریدیہ دار الشفاء و دار الکتب۔ پاک پٹن شریف (پنجاب)

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

قیمت فی جلد عوام الناس ۱۲ مرزائیوں سے ۱۵

ناصرِ حقیقی اور معاونِ تحقیقی کی عنایات بےغایات اور افضالِ لازوال پر زبردست ترین غیر متذبذب واثق اعتماد اور غیر متزلزل حق الیقین رکھتے ہوئے

میرا دعوےٰ ہے کہ:-

(الف) مرزائی فرقوں کے ڈاکٹر یا حکیم اصحاب منفرداً یا مجموعاً قیامت تک بھی دردِ دل کی صحیح حقیقی اور معنوی تردید نہیں کر سکتے۔

(ب) جو شخص بھی صداقت کا درد رکھتے ہوئے دردِ دل کو غائر نظر سے ملاحظہ کرے۔ اگر مردود ازلی نہ ہو تو ایک لحے کیلئے بھی مرزائیت کے باطل مسلمات کا پیرو رہنا انسانی ہتک تصور کرے۔ اور نہ ہی کوئی مسلمان اسلامی مقدس اور متبرک مسلمات ترک کر کے مرزائیت کی مشرکانہ تعلیمات پر کاربند ہو؛

(ج) جس شخص کے ہاتھ میں دردِ دل ہو۔ خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم اس کے سامنے کسی مرزائی کا ٹھہرنا ایسا ہی ناممکن ہے جیسے مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کرنا؛

(د) مرزائی اعتقادات کے زہریلے جراثیم دردِ دل کا تریاقی نسخہ دیکھتے ہی یا تو وہیں کھیت رہ جاتے ہیں یا سر پر پاؤں رکھکر ایسے بے حواس ہو کر بھاگتے ہیں کہ پیچھے پھر کر دیکھنا بھی بھول جاتے ہیں

(ھ) دردِ دل نے تمام مذہبی دنیا کو مرزائیوں کیساتھ بحث مباحثہ کرنے سے بے نیاز کر دیا ہے۔

(و) مجھے مرزا صاحب یا اسکے مقلدوں سے کسی قسم کا ذاتی رنج یا بغض و کینہ نہیں ہے۔ واقعات نہایت نیک نیتی سے قلمبند کر کے نتائج اخذ کئے ہیں۔ کسی مذہبی یا طبی کتاب کی کوئی عبارت جزاً یا کلاً (مرزا صاحب کیطرح تخیلاتی جوش میں) توڑ مروڑ کر اثبات دعوے میں مدد نہیں لی گئی۔ جس کا میں اور میرا دردِ دل صادق ترین گواہ ہیں۔

صادق ہوں اپنے قول کا غالب خدا گواہ ۔ کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم

نذر

اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا ⁂ سالارِ کارواں ہے میر حجاز اپنا

توحید کے ازلی و ابدی گلزار۔ رسالت کے دائمی و باقی مرغزار کو کفر و شرک کے عارضی و فانی بادِ خزاں کے مسموم جھونکوں سے بچانے کیلئے صوفیاء عظام میں صرف ایک ہی متبرک ہستی۔ فخر تصوّف ذات والا صفات ظلت ہے جنہوں نے اپنی گرانقدر کامیاب زندگی کو خدا کے پسندیدہ دین فطرت (اسلام) کی نشر و اشاعت بقا و حمایت پر تن۔ من۔ دھن قربان کر رکھا ہے۔ ایسی خلوص مجسّم، وارث خلق محمدی، مخصوص شخصیت کو عالم باعمل۔ فاضل بافضیلت" کا درجہ مناسب و موزون ہے۔ یہی وہ مبارک و متدین ہستی ہے جس پر "درویشی" بجا طور پر فخر کر سکتی ہے، اور جس کے متعلق سلطان الفقراء کا راست ترین فرمان ؎ "الفقر منی" صادق آتا ہے۔ اور جو روحانی مہم کے مجاہد اکبر و غازی اعظم تصور ہو سکتے ہیں۔ اور جنہیں عقیدت شعار قلوب بالبصیرت آنکھوں سے" جامع درجات ولایت، وارث کمالات نبوت، دافع بدعت و ضلالت، عامل کتاب المبین، و سنت المتین، علمبردار شریعت و طریقت، مجدد وقت، قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین رئیس المحدثین، حاجی الحرمین الشریفین حنفی نقشبندی۔ مجددی عالیجناب والا قدر مولانا حافظ حضرت سید محمد جماعت علیشاہ صاحب، علی پوری، امیر جماعت نقشبندیہ (ایدہ اللہ بنصرہٖ ادام اللہ فیوضہم و برکاتہم) کے پیارے اور قابل عزت خطاب و القاب کی خوشنما اشکال میں دیکھنا اپنے لئے سعادت دارین تصور کرتی ہیں، یہی ہیں وہ سید القوم بزرگ جنکو صحیح معنوں میں خادم اسلام کے قابل صد عزت و احترام لقب کے اہل ہونے کا بجا اور حقیقی ترین فخر حاصل ہے۔ لہٰذا یہ عاجز ترین خادم الفقراء بھی اپنی اس احقر ترین خدمت اسلام کو صاحب موصوف کے نام نامی اور اسم گرامی پر معنون کرنیکا فخر حاصل کرتا ہے ؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

افضال خداوندی پر بھروسہ کرتے ہوئے قوی ترین امید ہیکہ شہنشاہ لولاک کی توجہ اور شاہ جماعت کی دعا سے میرے درد دل سے نکلا ہوا درد دل کا ذرہ "صداقت" آفتاب حقیقت بن کر اہل ایمان کیلئے تو ضیاء الابصار ہوگا اور فتنہ مرزائیہ ایسے کفر و شرک سوز شعلوں سے ذلیل و خوار ہوگا۔ ایسا ہونا طبعاً بھی لازمی ہے کیونکہ ؎

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا ⁂ نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
ولایت بادشاہی علم اشیاء کی جہانگیری ⁂ یہ سب کیا ہیں فقط اک نقطۂ ایماں کی تفسیریں

احقر و اثم
عبد العزیز چشتی

فہرست مضامین درد دل معروف بہ عجائبات طب

نحمدہٗ و نصلی — بسم اللہ الرحمن الرحیم — علی رسولہ الکریم

درد دل

موسوم بہ

عجائبات طب

کفر کافر را و دین دیندار را ۔ ذرہ درد دل عطار را
درد دل کیواسطے پیدا کیا انسان کو ۔ ورنہ طاعت کیلئے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

دیباچہ

ہزار بار بشویم دہن زمشک و گلاب ۔ ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

پابند محسوسات ۔ مملو خواہشات ۔ غلام شہوات ۔ حادث و محدود ۔ ناقص و ناکمل ۔ عارضی وفانی ۔ ضعیف البنیان ۔ ظلوم و جہول مشت گل انسان اگر غیر محسوس، فہم و ادراک سے بالاتر حرص و ہوا سے مبرّہ ۔ لذات و شہوات سے منزہ ۔ احاطہ و حدود سے باہر ۔ منتہی جمیع

کمالات۔ نقائص وعیوب سے پاک ازلی وابدی۔ اعلیٰ وارفع علےٰ کل شیٔ قدیر لیس کمثلہٖ شیٔ کی تحمید کا قصد کرے تو معبود کل کے حقیقی اور مبارک ترین عشق کے صادق ترین جذبہ کا ہی پرتو تصور ہو سکتا ہے۔ ؎

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما۔ اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما۔ اے کہ افلاطون و جالینوس ما
عاشق صنع او با فر بود — عاشق مصنوع او کافر بود

ورنہ یہ عاجز واحقر ترین ہستی خود فانی اس کے تمام خیالات واحساسات فانی ؎

ہرچہ اندیشی پذیرای فنا است۔ وآنکہ در اندیشہ نیاید آں خدا است

بادیہ ظلمت وضلالت میں گم گشتہ ایسے بحرِ عرفان انوارِ الٰہیہ کی مدحت سرائی کا شائق ہو جس کے واسطے خدائے پاک وقدوس کی ذاتِ عالی صفات زبان وحی میں فرماتی ہے کہ "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی" جوشِ محبت کا خالص جنون نہیں تو اور کیا ہے۔ ؎

جوشِ الفت ہے وگرنہ کیا جانوں سخندانی

تشفیع "مطاع" "نبی" "کریم" "قسیم" "جسیم" "نسیم" "وسیم" ؎

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ حسنت جمیع خصالہٖ صلو علیہ وآلہٖ

امابعد یہ بندہ ناچیز اصحاب دانش وارباب بینش کی خدمت میں مودبانہ ومخلصانہ عرض کرتا ہے کہ تحقیق حقائق تفہیم دقائق تفتیش وتجسس صداقت وحقانیت اور تکمیل روحانیت کی غرض سے منصفانہ طریق پر مختلف فیہ مسائل کو سلجھانے کیلئے متانت ثقاہت اور سنجیدگی سے مہذبانہ لہجے میں فریق ثانی کی شخصی وجاہت عزت واحترام واجبہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے انسانی مدارج کی ترقی واستکمال کی خاطر تبادلۂ خیالات کوئی معیوب بات

نہیں ہے۔ لیکن فرقہ مرزائیہ کے ساتھ بحث مباحثہ مناظرہ ومجادلہ سوا اس کے کہ خلیج مغائرت کو وسیع تر کیا جائے یا انبیاء پاک علیہ السلام وصلوٰۃ اور بزرگانِ دین متین کی عظیم الشان مقدس ہستیونکی توہین وتذلیل کی دل ہلا دینے والے جگر سوز فقرات سنے جائیں کوئی مفید نتائج پیدا نہیں کر سکتا۔

یہ فرقہ مرزائیہ جس کو ہمارے مسلم بزرگ **دشمن اسلام ومخالف بانیٔ اسلام** دوست نما دشمن مار آستین۔ غیر مسلم حکومتوں کا ایجنٹ۔ اسلامی متحدہ قومیت میں افتراق۔ انشقاق۔ والنفاق کا باعث۔ شیرازہ قومی کو منتشر وپراگندہ کرنیکا موجب سطوت وعظمتِ اسلام کی تذلیل وتضحیک کرنیکا سبب وغیرہم الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔

دراں فرقہ کے بانی **مرزا غلام احمد صاحب قادیانی** جس کو مسلمانانِ ہندوستان وعالمِ اسلام کافر۔ کاذب۔ بیدین۔ دجال۔ کذاب۔ مفسد۔ ذلیل مفتری شریر۔ پلید۔ خائن۔ ملعون۔ مردود۔ روسیاہ۔ شیطان۔ بدکار۔ خارج از اسلام وغیرہ وغیرہ خلاف شریعت حقہ ومخالف تہذیب ناموزوں صفاتی خطابوں سے مخاطب کرتے ہیں۔ آج سے ۴۲ برس پہلے جسم اسلام کے ہی اعضاء تھے جنکی علیحدگی ایک افسوسناک امر ہے۔ اور اس علیحدگی سے بھی زیادہ تاسف اور حوصلہ شکن جو صورت ہے۔ اور جس سے ہر درد مند اسلام کا دل خون ہو رہا ہے۔ موجودہ حالات کی نزاکت ہے۔ جو دن بدن نازک ترین شکل اختیار کرتی جاتی ہے۔

دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب کی ادعائے مجددیت کی تاریخ سے ہی مسلمانوں اور مرزائیوں میں سخت ترین قسم کی تحریری اور تقریری ختم نہ ہونے والی بے نتیجہ جنگ جاری ہے۔ جس کے شرارے اب دوسرے اسلامی ممالک میں عموماً۔ اور ہمسایہ اسلامی ملک

دولت خداداد افغانستان میں خصوصاً پہنچنے لگ گئے ہیں۔ کچھ دنوں تک تو بعض نامعلوم وجوہات کے باعث مسلمانوں اور مرزائیوں میں عارضی سمجھوتہ ہو جانے کے سبب سے خفیف سا سکوت پیدا ہو گیا تھا۔ مگر افغانستان میں مفسد و غدار نعمت اللہ نامی کی سنگساری سے ہندوستان کی مرزائی فضا میں شور محشر بپا ہو گیا ہے۔

قادیانی اور لاہوری جماعتوں کے سرداروں اخباری اڈیٹروں نامہ نگاروں اور مبلغوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا ہے۔ ادھر اس بیہودہ شور و شر کو فرو کرنے کے لئے تمام پابند مذہب مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ نعمت اللہ باغی کے قتل کے جواز پر اشتہار۔ فتاوے۔ چھوٹے چھوٹے رسائل۔ ضخیم کتابیں لکھی جا رہی ہیں۔ مرزائی بھی اپنی طاقت سے زیادہ بڑھکر انکی تردید اور اپنی تائید میں قرآن شریف کی آیات پاک اور متبرک احادیث نبویہ کی کتر و بیونت میں اپنی کہنہ مشاقی کے جوہر دکھا کر خراج تحسین وصول کر رہے ہیں۔

ضد و تعصب۔ ہٹ دھرمی کے مذموم اور ناقابل عمل جذبات کے تاریک بادلوں نے انصاف۔ رواداری اور تسلیم کے مبارک اثرات کے نورانی چہرہ پر ایک سیاہ پردہ ڈال دیا ہے۔

مرزائی کرایہ کے مناظر پہلوانی حیثیت سے دنگلوں میں اوتر کر مبارز طلبی کے نعرہ لگاتے پھرتے ہیں۔ مسلمان بھی اظہار صداقت میں کمی نہیں کرتے۔ مگر نتیجہ کیا ہوگا وہی ڈھاک کے تین پات سے جوب المجوب حلت به الهند اهـ

ایسی نوزائید فرقہ مرزائیہ اور اس کے بانی مرزا صاحب کے متعلق میرے بھی بعینہٖ وہی خیالات تھے۔ جو دوسرے مسلمانوں کے ہیں۔ مگر میں بعض

محمودی اور پیغامی مرزائیوں کی شکریہ ادا کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جنکی غیر مسلمانہ اور معترضانہ طرزِ عمل نے مجھے اس دوست نما دشمن اسلام فرقہ اور اس کے بانی کی تعلیمات اور اعتقادات کے مطالعہ کا تحرک پیدا کیا۔

اور خدا کا شکر ہے کہ قلیل تریں عرصہ میں ہی مرزا صاحب بانی فرقہ کی اصلی اور صحیح تریں حالت میری سمجھ میں آگئی ہے

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا۔ جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

میں نے مرزا صاحب کی ایک خود نوشتہ تحریر کو جو ان کی مصنفہ کتاب اربعین میں بعنوان دردِ دل سے ایک دعوت قوم کو لکھی گئی ہے۔ بغور پڑھا تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے متعلق جسقدر کذب و افترا وغیرہ کے الزام لگائے جاتے ہیں درحقیقت صحیح نہیں ہیں۔ مرزا صاحب نوشتۂ قسمت سے ایک سخت تریں دماغی مرض مالیخولیا میں مبتلا تھے۔ جس نے ان کو عجز اور درماندگی کی انتہائی منزل پر پہنچا دیا تھا۔ وہ بیماری کی وجہ سے کلیتاً مجبور و معذور تھے اور وہ ہر اس شخص کی ہمدردی کے مستحق تھے اور ہیں جس کے دماغ میں عقلِ سلیم اور پہلو میں دردمند دل ہو۔ اُن کے بیمار دماغ سے نکلے ہوئے تمام قسم کی خلاف تہذیب۔ منافی عقل۔ مخالف شریعت۔ باطل الہامات۔ ہر ایک طرح کے غیر شرع حیا سوز مشتبہ کاذب کشوف و رویائی کاذب ہر نوع کی خود غرضانہ۔ لغو اور قاتلانہ پیشگوئیاں حالت صحت کے افعال و اشغال ہیں۔ جو مالیخولیا فاسد تخیلات کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں اور کسی صحیح الدماغ ذی ہوش اور آخر بین انسان کی توجہ اور عمل کے قابل

نہیں

مرزا صاحب کی اس قابل رحم حالت نے میرے دل میں ایک سخت قسم کا درد اور تڑپ پیدا کی اور ساتھ ہی مرزا صاحب کی اس خطرناک تباہ کن مذہبی تعلیمات کی بدترین اثرات سے مخلوقات خدا کو بچانے کے مبارک جذبات نے ادائیگی فرائض کے احساسات میں زبردست تحرک پیدا کیا۔ لہذا میں نے تہیہ کر لیا کہ ایک ایسی کتاب لکھوں جس کے ذریعہ مرزا صاحب کو ان تمام الزامات سے جو لوگوں نے غلط فہمی سے ان کے ذمہ لگائے ہیں اور جن کا کسیقدر ذکر کر دیا گیا ہے۔ بری الذمہ قرار دینے کیلئے بشری طاقت اور طبی لیاقت کے موافق ہر امکانی کوشش کروں۔ فرقہ مرزائیہ اور مسلمانوں کی باہمی کدورتوں اور رنجشوں کو دور کرنے کیلئے سعی بلیغ سے کام لوں۔ اور غیر مسلم مذاہب کے ان تمام جھگڑوں کو ختم کرنے کیلئے جد وجہد کروں جو آئے دن مرزائیوں سے ہوا کرتے ہیں۔ جب یہ ثابت ہو جائیگا کہ بدقسمتی سے مرزا صاحب کی دماغی حالت ہی ایسے امور کی متقاضی تھی کہ اس سے سوائے ایسے خلاف عقل سلیم اور مخالف دین متین کوئی صحیح اور مفید خلائق خیالات ظاہر ہی نہ ہو سکیں اور یہ کہ وہ طبعاً ایسا کرنے پر مجبور تھے۔ تو پھر انکی تعلیمات کے صدق وکذب پر کسی قسم کی بحث اور مباحثہ کی قطعی ضرورت نہ رہیگی اور یہ آئیدن کا کفر و تکفیر افراق و انشقاق کا سلسلہ بھی خود بخود بند ہو جائیگا اور یہ تو بالکل صاف بات ہے کہ جب مرزا صاحب کے تمام خلاف عقل مخالف شریعت دعاوی اعتقادات باطلہ اور خیالات فاسدہ ایک سخت ترین دماغی مرض کے نتائج ثابت ہونگے۔ اور پھر صحیح الدماغ مرزائی اصحابکو انکے ترک کر دینے اور اپنے اصلی پاک مذہب کی متبرک و مقدس تعلیمات اور مسلمات پر عمل پیرا ہونے سے کوئی امر مانع نہ ہوگا اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہی اگر کوئی مرزائی دوست کسی ذاتی غرض یا ہار جیت کی

مذموم نا قابل عمل جذبہ سے متاثر ہو کر تعصّب اور ضد کو نہ چھوڑے یا عارضی چند روزہ زندگی کے لئے حیات ابدی کی دائمی برکات سے منہ موڑے اور حقیقت صادقہ سے واقفیت حاصل کرنیکے بعد بھی نفسانیّت اور رعونت سے احکام الٰہیہ کی عزّت واحترام نہ کرے یا دنیاوی ناجائز شرم کے ناقابل عمل خیال سے متاثر ہو کر جادۂ مستقیم سے منحرف رہنے پر ہی مصر ہے تو پھر مسلمانوں کو اختیار ہے کہ اُس سے کسی قسم کا تعرض نہ کرتے ہوئے ؎

ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ کے ماتحت سمجھ کر جس شرعی سلوک کا مستحق سمجھیں جائز رکھّیں "

لیکن مرزا صاحب کے متعلّق میں پھر بھی یہی عرض کرونگا کہ اُن کو ملکی یا مذہبی کوئی قانون بھی اس خاص موضوع پر کسی جرم کا مرتکب قرار نہیں دے سکتا۔ لہذا آپ بھی انکی شان میں کوئی بات ایسی جائز نہ رکھیں۔ جو شریعت حقہ کے خلاف اور منافی اخلاق ہو +

میں نے نہایت نیک نیّتی سے ایک اعلےٰ ترین مقصد کو پیش نظر رکھکر صداقت وحقانیّت کا درد دئے ہوئے یہ کتاب لکھی ہے۔ اور طبّی لحاظ سے بھی یہ کتاب کیا تو بلحاظ مضامین ومطالب اور کیا بخیال نتائج عجائبات طب میں شامل ہونیکے قابل ہے۔ لہذا اس کا نام بھی

درد دل موسوم بہ **عجائبات طب** ہی مناسب وموزوں ہے۔

اسکی تصنیف اور تکمیل میں مفصلہ ذیل کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔

(الف) **طبی کتابیں**

نام کتاب	نام مصنف یا مولف
۱ طب اکبر ہر دو جلد فارسی	مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی شاہ مرحوم ومغفور
۲ مفرح القلوب فارسی	" " " " " " " "
۳ اکسیر اعظم فارسی ہر چہار جلد	، علامہ حکیم محمد اعظم خانصاحب مرحوم ومغفور
۴ مخزن حکمت دوسرا ایڈیشن مطبوعہ ۱۹۱۰ء	، جناب شمس الاطبا حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب

(ب) مذھبی کتابیں

نام کتاب	نام مصنّف
۱ـ اربعین و دیگر کتب کثیرہ	مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی
۲ـ معیار صداقت جلد ۲ نمبر ۱۱	منجانب انجمن تائید الاسلام لاھور
۳ـ کرشن قادیانی جلد ۲ نمبر ۱	بشرح صدر
۴ـ البیان فی حقیقت مرزا غلام وسید احمد خان	مولفہ مولانا امام دین صاحب گجراتی
۵ـ عشرۂ کاملہ	" مولانا محمد یعقوب صاحب صدر قانونگوی پٹیالہ
۶ـ اعجاز التنزیل	مولفہ جناب خلیفہ محمد حسن صاحب وزیر اعظم ریاست پٹیالہ

تصانیف اور تالیف کتب میں تو بمصداق الانسان مرکب من الخطاء والنسیان بڑے بڑے علماء اور فضلاء بھی غلطیاں کیا کرتے ہیں۔ اور مجھے تو علم وفضل کا دعویٰ ہی نہیں۔ آپ بفحوائے انظر ما قال ولا تنظر الی من قال درد دل کے مضامین پر عمل کر کے اپنی ایمانی دولت کو بچائیں۔ غیر طبیب ناظرین کی خدمت میں عموماً اور طبیب حضرات کے حضور میں خصوصاً عاجزانہ التماس ہے کہ "درد دل" میں جو نقائص واسقام نظر آئیں درستی فرما کر آگاہی بخشیں۔ تاکہ دوسری طباعت میں صحت کر دی جائے۔

نیز طبابت پیشہ اصحاب اگر درد دل کے حسن وقبح کے متعلق اپنی قیمتی اور موقر آراء سے مطلع فرمائیں گے تو نہایت شکریہ کے ساتھ بطور تقریظات دوسری مکمل اڈیشن میں درج کر دیئے جائینگے۔ اور اگر خدانخواستہ اس انسانی ہمدردی کے فرض کی ادائیگی میں کوئی امر مانع ہو تو پھر ؎ مرا از تو امید نیکی نیست - "بدمرساں" کو پیش نظر رکھ کر چشم پوشی فرماتے ہوئے وسیع اخلاقی کا ثبوت دیں۔ اور اس عاجز کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھا کریں ؎

بماند سالہا این نظم وترتیب - زما ہر ذرہ خاک افتادہ جائے

غرضے نقشے است کز ما باز ماند ۔ کہ ہستی را نمے بینم بقائے ۔
مگر صاحبدلے روزے برحمت کند ۔ درکارِ درویشاں دعائے ۔

معذرت

میں نے ہرچند کوشش کی کہ میری اس کتاب کے مسودہ کو کسی صاحب علم و فضل کے ملاحظہ کا شرف حاصل ہو۔ چنانچہ اصلاح کی غرض سے کئی ذی علم اصحاب کی خدمت میں پیش کیا گیا ۔ مگر کسی اللہ کے بندے کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق نہیں ہوئی ۔ لہٰذا جو کچھ بھی میری محدود اللیاقت دماغ سے نکل سکا قبولیت کی امید رکھتے ہوئے پیش کر دیا گیا ؎

از طفیلِ مقبلاں گردد قبول + ناچیز عبد العزیز چشتی

فصل اوّل

بدگمانی ہے عبث مجھ میں نہیں کچھ باقی ۔ میرے بستر پہ ذرا دیکھو رکھا کیا ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ناقابل کار صحت اور اسکی بدترین حالت کا خودنوشتہ اعتراف

حق برزبان جاری

چنانچہ ضمیمہ اربعین نمبر ۳ و ۴ مطبوعہ ۲۹ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء ضیاء الاسلام پریس قادیاں میں ایک مضمون بعنوان "دردِ دل" سے ایک دعوت قوم کو ۔ حوالۂ قلم فرماتے ہوئے صفحہ ۴ سطر ۱۱ لغایت اخیر و صفحہ نمبر ۵ شروع سے سطر ۱۳ تک" میں یوں گوہر ریزی کرتے ہیں ۔ میں ایک دائم المریض آدمی ہوں ۔ اور وہ

دو زرد چادریں جنکے بارہ میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ دو زرد چادروں میں مسیح نازل ہوگا۔
اور وہ دو زرد چادریں میرے شامل حال ہیں جنکی تعبیر علم تعبیر الرویا کے رو سے دو بیماریاں ہیں
سو ایک چادر میرے اوپر کے حصے میں ہے کہ ہمیشہ سر درد۔ دوران سر اور کمی خواب
اور تشنج دل کی بیماری دورے کے ساتھ آتی ہے۔
اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے وہ بیماری ذیابیطس ہے
کہ ایک مدت سے دامنگیر ہے۔ اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن
کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس قدر کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض
ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔
اور بسا اوقات میرا یہ حال ہوتا ہے۔ کہ جب نماز کیلئے زینہ چڑھکر اوپر جاتا ہوں تو
مجھے اپنی ظاہر حالت پر امید نہیں ہوتی کہ زینہ کی ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی تک
پاؤں رکھنے تک زندہ رہونگا۔
اب جس شخص کی زندگی کا یہ حال ہے کہ ہر روز موت کا سامنا اس کے
لئے موجود ہوتا ہے۔ اور ایسے مریضوں کی نظیریں بھی موجود ہیں؛
تو وہ ایسی خطرناک حالت کے ساتھ کیوں کر افترا پر جرات کر سکتا ہے اور وہ کس
صحت کے بھروسا پر کہتا ہے کہ میری ۸۰ برس کی عمر ہوگی۔ حالانکہ
ڈاکٹری تجارب تو اس کو موت کے پنجہ میں پھنسا ہوا خیال کرتے ہیں۔ ایسے مرضوں
والے مدقوق کی طرح گداز ہوکر جلد مرجاتے ہیں۔ یا کاربنکل یعنی سرطان
سے ان کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔ تو پھر جس زور سے میں ایسی حالتِ پرخطر میں تبلیغ میں
مشغول ہوں کیا کسی مفتری کا کام ہو سکتا ہے۔ جب میں بدن کے اوپر کے حصہ میں
ایک بیماری۔ اور بدن کے نیچے کے حصہ میں ایک دوسری بیماری دیکھتا ہوں تو میرا

دل محسوس کرتا ہے کہ یہی وہ دو چادریں ہیں جسکی خبر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی

فصل دوم

ایں کرامت ولی ماچہ عجب - گربہ شاشید گفت باران شد

ذیابیطس

یہ اس طرح کی بیماری ہے کہ جس قدر پانی پیا جائے اُسی قدر تھوڑی دیر کے بعد خارج ہو لیکن بلا ارادہ - اور اسی امر کا ذیابیطس اور سلسل بول میں فرق ہے - اور اس کے اور نام بھی مشہور ہیں جیسے زلق الکلیہ - سلسل بول - دولابیہ - دوادیہ - پرکاریہ - معطشہ دیاسقومس - قرامیس - مرض مجاری معبر - استسقائے انمش

انمش - یونانی زبان میں مثانے کو کہتے ہیں اور لفظ استسقا اس واسطے شامل کیا گیا ہے کہ جس طرح استسقا میں پانی احشاء اور اندرونی اعضاء میں اکٹھا ہوتا ہے اسی طرح اس مرض میں پانی مثانہ میں جمع ہوتا ہے - گویا - وہی مواد ہوتا ہے جو اس عضو میں جمع ہوتا ہے -

ذیابیطس ذال معجمہ یائے مثناۃ تحتانیہ کی فتحہ (زبر) الف اور بائے موحدہ کی کسر (زیر) یائے مثناۃ کی سکون (جزم) طائے مہملہ اور سین مہملہ کے ضمہ (پیش) سے مستعمل ہے - ذیابیطس کے معنی ہیں یونانی زبان میں ڈول کے ہیں - کیونکہ ڈول ایک جگہ سے پانی کو بھرتا ہے اور دوسری جگہ ڈال دیتا ہے - اسی وجہ سے اس مرض کا یہ نام رکھا گیا ہے -

ملا نفیس کا قول ہے کہ اس مرض کا نام سلسل بول ہے اور صاحب بحر الجواہر ملا نفیس

کے قول کے خلاف ہے۔ کیونکہ سلسل بول میں پیشاب بلا ارادہ آتا ہے۔ اور ذیابیطس
میں ارادہ کے ساتھ آتا ہے۔ اور قول تحقیق یہ ہے کہ نفیس کا قول یہ نہیں ہے۔ کیونکہ جس
وقت کمزوری کی زیادتی ہوگی اور پیشاب کے آلات میں سردی پیدا ہو جائیگی تو حبس
اور امساک پیشاب کا نہ ہو سکیگا۔ اس کی دو قسمیں ہیں
پہلی قسم تو یہ ہے کہ سوء مزاج حار مفرط گردے میں پیدا ہو۔ اس وجہ سے اسکی قوت
جاذبہ پانی کو بکثرت کھینچے اور قوت ماسکہ چونکہ کمزور ہے۔ اور ظرف چھوٹا ہے۔ اسکو
روک نہ سکے اور قوت دافع مثانہ کیطرف دفع کرے اور پھر گردہ مائیت کو جگر سے اور
جگر ماساریقا سے اور ماساریقا معدے سے کھینچے۔ اس سبب سے پیاس غالب ہو
اور پانی پینے سے تسکین نہ ہو اور پانی کے اسی انجذاب کو جو ایک عضو دوسرے عضو سے
جذب کرتا ہے۔ یونانی زبان میں ذیابیطس (دولاب یعنی ڈول کہتے ہیں)
علامات "پیاس کی شدت" یعنی جس وقت پانی پئیں فوراً ہی پانی کی ضرورت معلوم
ہو نہ تو پیشاب کرتے وقت سوزش ہی ہو اور نہ ہی پیشاب کی رنگت میں تغیر واقع ہو جس وقت
یہ عارضہ مستحکم ہو جاتا ہے۔ تو جگر کو کمزور اور جسم کو لاغر کر کے دق شبنجیت پیدا کرتا
ہے۔ تمام بدن پر خشکی کا غلبہ ہو کر چھلکے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تر و تازگی جاتی رہتی ہے
پھر جگر اور تمام اعضاؤں سے رطوبات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد
رکھنے کے قابل ہے کہ گردہ کی خرابی اس مرض کا باعث ہوا کرتی ہے۔ خواہ اس کا سبب
گردے کا سوء مزاج ہو یا اس کے جسم کی لاغری یعنی کمزوری۔ اور اگر گردے کی کمزوری
کے ساتھ اس کی رگوں کی منہ کی کشادگی بھی شامل ہو جائے تو مائیت کو بہت جلدی جذب
کرتی ہے۔ اور مرض سخت تریں ہوتی ہے۔ ایسا ہی اگر گردے کی قوت ماسکہ کی کمزوری
قوت جاذبہ کے ساتھ مل جائے تو انجذاب مائیت (پانی کا جذب ہونا) سخت تریں ہوتا

ہے۔ اور مرض بھی انتہا درجہ کا ردی ہوتا ہے اور جس صورت میں گردے کی قوت ماسکہ کی کمزوری ہی باعث مرض ہو اور پھر اس کے ساتھ سوء مزاج مادی یا ساذج شامل ہوجائے اس صورت میں بھی مرض سخت ترین ہوتا ہے۔ اس مرض میں کمی رطوبات کے باعث تہیج (چہرے کی بھربھراہٹ) ربو (دمہ) عارض نہیں ہوا کرتا۔

کمی غذا کے باعث قوت بہت کم ہوجاتی ہے اور پسینہ بھی کم آیا کرتا ہے۔ شیریں۔ نمکین تیز۔ چٹپٹی زیادہ مصالحہ دار۔ سخت حرکات تھکا دینے والی ورزش وغیرہ اور جماع سخت اور مضر ترین چیزیں ہیں **حکیم سعید** رحمۃ اللہ علیہ کا تجربہ ہے کہ یہ مرض خطرناک ہے۔ خصوصاً اگر جوانی کے بعد حادث ہو تو اس کے پنجے سے چھٹکارا نہایت مشکل سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ جوانی کے بعد طولانی امراض قریباً ناقابل علاج ہی ہوا کرتی ہیں اور حکیم بقراط کا بھی یہی خیال ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ نہایت کثرت سے ٹھنڈک پہنچے یا بہت ٹھنڈا پانی پینے سے خواہ اور اسباب سے سوء مزاج سرد کل جسم پر یا صرف گردے پر غالب ہوجائے اور واضح ہو کہ ذیابیطس سرد بہت کم ہوا کرتا ہے۔

علامت اس کی یہ ہے کہ گرمی کی علامتیں تو نہ ہوں مگر پیاس موجود ہو اس لئے کہ ذیابیطس اگرچہ سرد ہو مگر پیاس سے خالی نہیں ہوتا۔ اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر سردی صرف گردے میں پیدا ہوجائیگی تو پیاس بکثرت ہوگی۔ بہ نسبت اس کے کہ کل جسم میں سردی ہو خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سے ہو ذیابیطس سرد کی پیاس ذیابیطس گرم کی پیاس کے برابر نہ ہوگی۔ اور فرق ان دونوں کا ظاہر ہے۔ کیونکہ ان کے خواص جن کا ذکر کیا گیا ہے بہت ہیں

ذیابیطس کی ڈاکٹری تشریح

یہ اس قسم کی پیچیدہ بیماری ہے۔ جو اکثر سالہا سال تک رہا کرتی ہے۔ جگر وغیرہ اعضاء کی بعض

اہم افعال کی خرابی سے یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔ اس مرض میں پیشاب بکثرت اور شکر آمیز خارج ہوا کرتا ہے۔ شکر اس میں ایسی پائی جاتی ہے جیسے شکر انگوری۔ اور اس کی مقدار عموماً ۰ اگرین فی اونس پیشاب ہوا کرتی ہے۔ لیکن کبھی کبھی ۲۰ گرین فی اونس بھی پائی جاتی ہے۔ اور کبھی بالکل برائے نام ہی ہوتی ہے۔ مریض کی بھوک پیاس تو بڑھ جاتی ہے مگر جسم روز بروز گھٹتا جاتا ہے پس اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو مرض ہمیشہ مہلک ثابت ہوا کرتا ہے۔

اسباب مرض یہ مرض عموماً تیس برس کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مرد بہ نسبت عورتوں کے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ بعض مریضوں کو یہ مرض موروثی ہوا کرتا ہے۔ لیکن **کثرتِ شراب خوری** و عیاشانہ زندگی بسر کرنے سے اکثر یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے کثرت محنتِ دماغی۔ رنج و غم۔ فکر و تردّد۔ یا سر کے ضرب و زخم سے یا دماغ میں رسولی وغیرہ کے پیدا ہو جانے سے بھی مرض ذیابیطس ہو جایا کرتا ہے۔ بلکہ دماغی محنت کرنے والوں کو اکثر یہ بیماری ہو جایا کرتی ہے۔ بعض اوقات ملیریا زہر یا زیادہ شیرینی کھانے سے بھی یہ بیماری ہو جاتی ہے۔ کبھی **مرض آتشک** بھی اس مرض کا سبب ہوا کرتا ہے۔

علامات مرض ۔ یہ مرض خفیہ طور پر شروع ہوا کرتا ہے۔ پیشاب بار بار اور کثرت سے آتا ہے۔ جس کی رنگت پھیکی پچالی گھاس کی مانند ہوا کرتی ہے۔ شبانہ روز میں پانچ چھ سیر یا اس سے بھی زیادہ پیشاب خارج ہوتا ہے۔ لیکن کبھی کبھی معمول کی نسبت کم بھی خارج ہوتا ہے۔ جس کا وزن مخصوص ۱۰۳۰ سے ۱۰۷۰ درجہ مقیاس البول تک ہوتا ہے لیکن اگر اس میں البیومن یعنی رطوبت بیضیہ ہو تو پھر اس کا وزن متناسبہ کم بھی ہو جاتا ہے چنانچہ ۱۰۰۸ درجہ تک دیکھا گیا ہے۔ پیشاب میں شکر کی مقدار دس بارہ فیصدی تک ہوتی ہے۔ اور شبانہ روز میں زیادہ سے زیادہ ۲۵ اونس تک شکر پیشاب میں خارج ہوا کرتی ہے۔ شکر کی موجودگی کے سبب پیشاب پر مکھیاں اور چیونٹیاں بکثرت جمع ہوتی ہیں ✠

اور جہاں پر پیشاب کیا جاوے وہاں شکر کی سفید خاکستری جم جاتی ہے اور وہاں سے میٹھی خمیر کی سی بو آیا کرتی ہے۔ منہ ہمیشہ خشک رہتا ہے۔ جس سبب سے شدت کی پیاس لگتی رہتی ہے۔ چنانچہ مریض دن رات میں پانچ سات سیر یا اس سے بھی زیادہ پانی پی جاتا ہے۔ بھوک بہت لگتی ہے یہاں تک کہ مریض کو بھوک کا ہوکا ہو جاتا ہے یعنی ادھر کھایا اودھر پھر بھوک لگی۔ اکثر قبض رہتی ہے۔ لیکن کبھی دست بھی آنے لگ جاتے ہیں۔ مریض کے منہ سے میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے۔ مریض روز بروز لاغر اور کمزور ہوتا جاتا ہے۔ قوت باہ جاتی رہتی ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد۔ مگر تلوے اور ہتھیلیاں گرم رہتی ہیں۔ چہرہ دب جاتا ہے پاؤں سوج جاتے ہیں۔ بینائی ناقص یا زائل ہو جاتی ہے۔ گردن یا پیٹھ پر کاربنکل (شب چراغ جو ایک قسم کا نہایت خراب پھوڑا ہوتا ہے) نکل آتا ہے آخر کار مرض نمونیا (ذات الریہ) یا مرض تھائی سس (سل) ہو کر یا شدت ضعف سے مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

نوٹ:- انجام اس مرض کا ہمیشہ خراب ہوتا ہے۔

فصل سوم

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

یونانی اور ڈاکٹری طب کے بیان کردہ اسباب ذیابیطس کا خلاصہ

۱ جماع کی کثرت یا جماع طویل و بے انزال مجامعت ومساس مفرط (زیادہ بوس وکنار) اور ممسک دواؤں کے استعمال سے جب گردوں کی چربی پگھل کر وہ خراب ہو جاتی ہیں یا کسی اور سبب یا اسباب سے ان میں نقص واقعہ ہو جاتا ہے۔ تو اور امراض مجاری بول عموماً اور ذیابیطس خصوصاً پیدا ہوتا ہے۔

۲ کثرت شراب خوری ۳ عیاشی

۴ دماغی محنت کی کثرت ۵ یہ مرض عموماً تیس برس کے بعد ہوتا ہے۔

۶ عورتوں کی نسبت مرد اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

۷ موروثی ہوتا ہے ۸ رنج و غم فکر و تردّد ۹ سر کا ضرب و زخم ورسولی

۱۰ ملیریا زہر ۱۱ میٹھی چیزوں کا زیادہ استعمال کرنا ۱۲ مرض آتشک

مرزائی حضرات مرزا صاحب کے مرض کے صحیح اسباب پر روشنی ڈالیں

فصل چہارم

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو خود ہی اپنے دام میں صیّاد پھنس گیا

ذیابیطس یا کثرت پیشاب سے جسقدر عوارض ہو سکتے ہیں ان کی

مجمل کیفیّت

یونانی اور ڈاکٹری طبّی بیانات کو پڑھنے اور کتب طب کو مختلف مقامات سے بغور

مطالعہ کرنے پر معلوم ہوتا ہے کہ کثرت پیشاب یعنی ذیابیطس سے گردے خراب ہو جاتے ہیں - اور گردوں کی خرابی سے دردسر - دوران سر - کمی خواب - درد کمر - عام جسمانی کمزوری - خصتیین کا ضعف - زوال یا کمی قوت باہ

خرابی آلات غذائی یعنی جگر اور اس کے متعلقہ اعضاء پتہ - طحال یا معدہ ماساریقا - اور امعا کے طبعی افعال میں نقص واقع ہو جاتا ہے -

بربادی آلات تنفس یعنی دل پھیپھڑے وغیرہ غرضیکہ تمام نظام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے -

صرف ایک ذیابیطس کی مرض سے انسانی بدن کی ظاہری اور باطنی قوئے کا برباد ہو جانا طبابت پیشہ حضرات کے نزدیک تو باعث تعجب نہیں ہو سکتا - البتہ غیر طبیب اصحاب ضرور حیران ہونگے - ان کے تعجب اور تردد کو دور کرنے کے لئے گردوں کی دجن سے اس مرض کا خاص تعلق ہے ، تشریح کئے دیتا ہوں - پھر ناظرین کرام طبیب اور غیر طبیب صاف طور پر سمجھ لیں گے کہ گردوں کی خرابی سے آلات غذائی - اعضائے تنفس اور اعضائے باہیہ کا خراب ہو جانا لازمی ہے - جب ان مذکور الصدر اعضاؤں کی خرابی کی وجہ سمجھ میں آجائیگی - تو پھر سارے نظام جسم کی خرابی کسی تعجب اور تردد کا باعث نہ رہیگی -

گردونکی تشریح

دونوں گردوں میں سے ہر ایک کم سرخ رنگ کے ، تھوڑے سخت گوشت - زیادہ چربی وریدوں اور شریانوں سے مرکب ہے - سختی گوشت کا فائدہ یہ ہے کہ اس کا جوہر قوی ہو تاکہ امتلائی مائیت سے جو تیز خلطوں کے ملنے سے تیزی لئے ہوئے ہوتی ہے - متاثر نہ ہو -

اور جگر سے سوائے پتلی چیز کے اور کچھ جذب نہ کر سکے۔ اور چونکہ وہ خون کے اجزا کو اپنی غذائیت کیلئے مائیت سے حاصل کرتا ہے اسواسطے اسکی سرخی زیادہ نہیں ہوتی۔ اور اس کا جرم خشک ہے۔ قدرت نے اس میں چربی زیادہ پیدا کر دی ہے۔ تاکہ چربی کی تری اپنی رطوبت سے اس کی خشکی کو اعتدال پر رکھے۔ وریدوں کا فائدہ غذا اور شریانوں کا نفع حیات، جیسا کہ ظاہر ہے۔

گردوں کے اصل جسم میں حس نہیں ہے۔ اور حس کے نہ ہونے کا یہ فائدہ ہے کہ مادہ کی تیزی اور شوریت سے ان کو تکلیف نہ ہو۔

لیکن جھلیئیں جو اس پر محیط ہیں وہ زیادہ ذی حس ہیں تاکہ ہر آفت اور تکلیف کا احساس کر کے اس کے دفعیہ پر مستعد ہو جائیں۔ اور انکی جگہ پشت سے نیچے ہے جسکو کمر کہتے ہیں اور دائیں طرف کا گردہ بائیں گردے کی نسبت کسی قدر اونچا ہوتا ہے۔

اور گردوں کا فائدہ یہ ہے کہ حدبۂ جگر سے بول کو جذب کر کے مثانہ کی طرف خارج کر دیں؛

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر ایک گردے کے اندر ایک خالی جگہ ہے جس میں جگر سے ایک رگ کے ذریعہ جس کو طالع کہتے ہیں۔ مائیت آتی ہے۔ یہ رگ گردوں میں داخل ہو کر پھر اوپر آگئی ہیں۔ اور اسی واسطے اسکو طالع کہتے ہیں۔ اور ہر ایک گردے سے ایک ایک رگ نکلتی ہے اور ان دونوں کو طالعان کہتے ہیں اور جب اوپر جاتی ہیں تو پھیپھڑے اور دل میں پہنچتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ گردے کی بیماریوں میں منہ سے بو آیا کرتی ہے۔ دل اور پھیپھڑوں کو غذا پہنچنے کا یہی راستہ ہے۔ اور اس سے قدرت نے یہ نفع رکھا ہے کہ دل اور پھیپھڑوں کو جو غذا پہنچتی ہے وہ لطیف اور مصفی فنی غذا ہو۔

اور اکثر راستوں سے گزرنے کے باعث سبکتویں اور بہتویں نفع یافتہ ہو۔
گردوں اور مثانہ کے درمیان جو راستہ ہے اس کو بربخ یعنی موری آبخانہ (گھر کے پانی
نکلنے کی موری) کہتے ہیں مدعا یہ ہے کہ جو مائیت جگر سے گردوں کی طرف آتی ہے
وہ خالص پانی نہیں ہوتی۔ بلکہ اس میں خون بھی ملا ہوا ہوتا ہے۔ پس گردے خون کو
پانی سے الگ کر لیتے ہیں۔ اور اس میں سے کسی قدر حصہ پھیپھڑے اور دل کی طرف
بھیج دیتے ہیں۔ اور باقی کو اپنی غذا میں صرف کرتے ہیں۔ اور پانی کو مثانہ کی طرف
دفع کر دیتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ جب گردوں کی قوت ماسکہ یا ہاضمہ میں کمزوری
واقع ہو جاتی ہے تو پیشاب رنگ دار آیا کرتا ہے جیسا کہ ضعف جگر میں مفصل درج ہے

فصل پنجم

از مکافاتِ عمل غافل مشو
گندم ز گندم بروید جو ز جو

کثرت پیشاب سے ضعف اعضاء اور کمزوری اعضاء سے پیدا شدہ امراض کی تفصیل

فصل گذشتہ میں ان بیماریوں کی ایک اجمالی فہرست درج کی گئی ہے۔ جو کثرت پیشاب سے عارض ہوتے ہیں نیز گردوں کی تشریح بھی کر دی گئی ہے۔ جس سے بآسانی سمجھ آ سکتی ہے کہ گردوں کی خرابی سے کون کون عضو خراب ہو سکتا ہے۔
اب اس فصل میں غیر طبیب حضرات قارئین کرام کو ان خراب شدہ اعضاؤں سے پیدا

ہونے والے امراض کی تفصیل بتائے دیتا ہوں جس سے مطلب مطلوبہ کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں رہیگی۔ سب سے پہلے گردوں کی خرابی کے امراض کا ہی ذکر کرتا ہوں جو کثرت پیشاب کا سرچشمہ ہیں۔

۱۔ گردونکی لاغری ۔ گردوں کی لاغری کے تین اسباب ہیں اول سوء مزاج گرم ہو یا سرد۔ مادی ہو یا سادہ ج لیکن اکثر حرارت سے ہوا کرتی ہے۔ **دوم** جماع کی کثرت یا اسہالوں کی زیادتی **علامات** پیشاب کی کثرت اور اس کے رنگ کی سفیدی جسم کی لاغری قوت باہ میں کمی۔ سر کے پچھلے حصے میں ہر وقت خفیف درد

۲۔ ضعف گردہ اس کے بھی تین باعث ہیں۔ ایک یہ کہ سوء مزاج عارض ہو دوسرا سبب لاغری گردہ۔ تیسرا سبب کثرت جماع یا کثرت پیشاب یا اس کے مجاری کشادہ ہو جائیں۔ ضربہ سقطہ۔ پیدل سفر کی تکالیف۔ زین سواریوں کی اذیت سے اس کا جرم سست ہو جائے۔

۳۔ گردوں کی خرابی سے قلت باہ (قوت باہ کی کمزوری)

کمزوری یا کوئی دوسری علت گردے میں ہو اس وجہ سے شہوت طبعی میں نقصان پہنچے اور یہ ظاہر ہے کہ شہوت طبعی اس وقت تک پوری نہ ہوگی جب تک گردہ طاقتور نہ ہوگا۔ یہی سبب ہے کہ جس شخص کے گردوں میں حرارت معتدل ہوتی ہے۔ اس کی منی زیادہ اور مباشرت پر زیادہ قوت رکھتا ہے۔

ضعف گردہ سے جریان ۔ جب گردوں میں کمزوری پیدا ہو جائے اور شہوت کی زیادتی یا کثرت جماع۔ یا جماع بے انزال یا بوس و کنار کی افراط یا امساک پیدا کرنیوالی دواؤں کے استعمال کی وجہ سے انکی چربی پگھل کر جاری ہو جائے تو اس کو بھی جریان ہی کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ منی نہیں ہوتی بلکہ گردوں کی چربی ہے جو منی کی مشابہ

ہوا کرتی ہے۔ یہ جریان تمام قسم کے جریانوں سے بدترین قسم ہے جو تھوڑے دنوں میں ہی انسان کو کمزور اور ناتواں کر دیتی ہے۔

۲۔ خرابی گردہ سے آلات تنفس دل اور پھیپھڑوں میں بیماریاں

گردے کی بیماریوں میں اکثر منہ سے بدبو آتی ہے اور تعجب نہیں کہ گردے کی امراض سے دل اور پھیپھڑوں میں (جو سانس کے آلات ہیں) امراض پیدا ہو جائیں۔ اور یہ حملہ اموراس واسطے ہوتے ہیں کہ عنق کلیہ (گردہ) اور جگر میں شرکت ہے۔ جیسا کہ گردوں کی تشریح میں بیان کیا گیا ہے۔

گردونکی تشریح میں بتایا گیا ہے کہ جگر سے جو خون پانی میں حل کر گردوں میں آتا ہے گردے اس میں سے خون کے اجزائے کو علیحدہ کر کے تفضیح دیکر (لیکاکر) قابل استعمال بناکر دل اور پھیپھڑونکی غذائیت کیواسطے بھیجدیتے ہیں۔ اور خالص پانی بمعہ دیگر زہریلے اور مضر مواد کے مثانہ کی طرف چلا جاتا ہے۔ جب گردے خراب ہو جاتے ہیں تو پھر صاف اور لطیف خون جو دل کی غذا ہے۔ انکو میسر نہیں آتا جس کی وجہ سے دل کمزور ہو جاتا ہے۔ اور دل کی کمزوری کی وجہ سے جو امراض اسکو لاحق ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو **خفقان** (طپیدن دل۔ دل دھڑکنا) ہے۔ اور اس طرحکی اور بہت سی امراض ردیہ وموذیہ حملہ آور ہوتے رہتے ہیں۔

کمزوری دل سے تقسیم خون کا سلسلہ بھی خراب ہو جاتا ہے۔ نیز اس کی کمزوری اور کمی رطوبت کے باعث **دق شیخوخیت** کے حملہ سے بیخوف نہیں رہ سکتے گردونکی خرابی سے جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے **پھیپھڑے بھی صاف اور لطیف خون** سے محروم ہو جاتے ہیں۔ غذا کی کمی ان کی کمزوری کا باعث ہوگی اور اس ضعف سے ان میں **سل اور ذات الریہ** (نمونیا) جیسے خطرناک اور مہلک امراض کے قبول کی

استعداد پیدا ہو جائیگی اور تنفس کی نالیوں میں بھی مختلف قسم کی امراض کے حدوث کا ہر وقت
خطرہ اور خدشہ لگا رہیگا۔

جب دل اور پھیپھڑوں کے طبعی مزاج میں نقص واقع ہو جائیگا تو بادِ نسیم
(آکسیجن، جو حیات حیوانی کیواسطے لازمی اور لابدی ہے) کے دخول اور بخارات
دخانیہ کے اخراج کا سلسلہ صحیح نہیں رہیگا۔ اور صفائی خون کا کام ردّی ترین طریق
پر انجام پائیگا۔ دل اور پھیپھڑوں کی کمزوری کے یہ معنی ہونگے کہ گویا صفائی اور
تقسیم خون کی کل خراب ہو گئی ہے۔ جس سے نظامِ جسم سارے کا سارا ہی برباد ہو گیا ہے
جب دل اور پھیپھڑے خراب ہوں جسم میں عام کمزوری ہو تو پھر
دماغ جو سلطنتِ جسم کا بادشاہ ہے ایسے کمزور اور ناقابل کار ارکان سلطنت کی
موجودگی میں کس طرح نظام مملکت کر سکتا ہے۔

کثرت پیشاب سے جب جگر خراب ہو جاتا ہے تو وہ تمام امراض جو ضعف جگر کو لازم
ہیں جیسے خون صالح کی کمی یا عدم پیدائش خون کی خرابی یا سمیّت (زہر)
کے باعث کمزوری و لاغری جسم ضعف باہ۔ سستی یا نامردی۔ کمی یا کلیتاً ندو ابتنائی
ہاتھ پاؤں کے تلوؤں کی جلن۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ کمی یا ابطال شہوت طعام ضعف مرارہ
و طحال۔ کمزوری معدہ امعاوغیرہ حادث ہو جایا کرتے ہیں۔

ضعف معدہ سے اتنی امراض پیدا ہوتی ہیں جنکی تفصیل کیلئے بجائے خود ایک دوسری
ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ لہٰذا یہاں پر صرف عام مشہور امراض کا ہی صرف ذکر کرونگا
چنانچہ صرف فساد ہضم کو ہی طبیبوں نے ام الامراض اور منبع اسقام قرار دیا ہے
اور اسی سے ہی بے شمار امراض پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔

جیسا کہ شیخ بو علی سینا علیہ الرحمتہ نے فرمایا ہے کہ فساد ہضم سے بہت سے ردّی امراض

جیسے مرگی مالیخولیا مراقی اور اسی طرح کی اور بہت سی بیماریاں پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ اور یہ بات خاص طور سے یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس غذا کا ہضم ردی ہو طبیعت اس کو قبول نہیں کرتی اور بعض دفعہ تو اس غذا کو جذب کرنیکی طرف راغب ہی نہیں ہوتی ۔ اور اگر ضرورت اور زیادہ حاجت کے وقت ایسی غذا کو جذب کرے بھی تو استسقا۔ سرطان۔ برص (پھلبہری) اور اسی طرح کی دوسری ردی ترین مرضوں کے حادث ہونیکا اندیشہ ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امر بھی قابل غور ہے کہ ہضم غذا کے لئے معدہ مخصوص عضو ہے اس کو عضو مشترک کہتے ہیں۔ تمام اعضا اسی کے محتاج ہیں۔ اس کی خرابی سارے اعضاء جسم کی تباہی کا باعث ہے۔

ضعف معدہ اور کمزوری امعاء (انتڑیاں) سے قبض لازم ہے۔ جب معدہ کمزور ہو جاتا ہے تو امعاء بھی (جو معدہ کے ساتھ مشترک الافعال ہیں) اور معدہ کی طاقتور ہونے کی حالت میں مقوی اور کمزور ہونے کی صورت میں ضعیف ہو جایا کرتی ہیں) اپنے طبعی فعل کو ادا کرنے کے ناقابل ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے قبض دائمی اور لازمی ہو جاتی ہے۔ اور دوام قبض سے جو مضر صحت نتائج پیدا ہوتے ہیں اس سے ہر سمجھدار اور صحیح الدماغ انسان واقف ہے۔ تاہم کسی قدر تشریحاً بیان کر دیا جائے تو توسیع معلومات کا باعث ہوگا۔

قبض

دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک عارضی یا اتفاقی دوسری دائمی یا عادتی۔

اسباب مرض آنتوں میں کسی قسم کی روکاوٹ کا ہونا۔ اس کی حرکت دودیہ یعنی قوت دافعہ یا حرکت اخراجی کا ضعیف ہو جانا۔ یا ان کی عروق جاذبہ کے فعل کا تیز ہو جانا۔

انتڑیوں میں رطوبت کا کم پیدا ہونا۔ صفرا کا اچھی طرح سے پیدا نہ ہونا۔ امعاء کا تشنج یا فالج وغیرہ کا مرض۔ ثقیل اغذیہ کا کھانا۔ سستی کاہلی یعنی ورزش نہ کرنا۔ یا کم از کم پیدل ہوا خوری نہ کرنا۔ نشیات کا زیادہ استعمال کرنا۔ کثرت چاء و حقہ نوشی (کیونکہ کثرت حقہ نوشی سے امعاء کے ریشے سست ہو جاتے ہیں اس لئے ان کی حرکت اخراجی سست ہو جاتی ہے) مرض بواسیر مثلاً یا بعض عصبی امراض۔ رحم کے بعض امراض۔ وقت معمول پر رفع حاجت نہ کرنا۔ بعض اشخاص میں قبض کا سبب صرف کم پانی پینا ہی ہوتا ہے کمر بند یا پیٹی کا کس کر باندھنا۔

نوٹ:۔ اگر جسم انسان میں جگر قدرتی پناہ نہ ہوتی تو دائمی قبض کے مریضوں کی عمر بہت کم ہوتی۔ کیونکہ فضلہ یعنی براز کے زیادہ دیر تک آنتوں میں رکے رہنے سے ٹوٹنیز وغیرہ نہایت ہی فاسد و زہریلے مواد پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب جگر کی رطوبات ان سے ملتی ہیں تو وہ ناقص اور بے اثر ہو جاتے ہیں۔ تاہم ان فاسد مواد کی وہ تھوڑی سی مقدار جو رطوبات جگر کے اثر سے بچ کر جسم کی مختلف بافتوں میں چلی جاتی ہیں وہ خون کے سرخ ذرات کو ضائع کر دیتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مرض انیمیا نقص الدم یا کمزوری کے خون کی شکایت ہو جاتی ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا فاسد مواد یا برازی زہر در حقیقت۔ خون کو زہریلا بنا دیتی ہے۔

جب آدمی دماغی کام زیادہ کرتا ہے تو جسمی طاقت اسی طرف یعنی دماغ میں زیادہ صرف ہوتی ہے۔ پس انتڑیوں کے پٹھے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ لہٰذا انتڑیوں کی حرکات بھی سست ہو جاتی ہیں۔ اس لئے دماغی کام کرنے والوں مثلاً مصنفوں۔ مولفوں۔ اڈیٹروں [illegible]۔ وکیلوں وغیرہ کو قبض کی عموماً شکایت ہوا کرتی ہے۔ نیز جب بعض اسباب [illegible] یا [illegible] وجود ہی سے عام جسمانی کمزوری کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو اعصاب اور اعضاء ہضم

کاہل و سست ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انتڑیوں کی حرکات جن سے کہ غذا آگے کو دھکیلی جاتی ہے وہ بھی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دائمی قبض کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مردوں کی نسبت عورتوں خصوصاً حاملہ عورتوں کو قبض زیادہ ہوا کرتی ہے۔ اور یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دائمی قبض سے بسبب براز کے رکے رہنے کے عورتوں کو اکثر رحم کی اپنی جگہ سے ٹل جانے کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔

علامات مرض۔۔ رفع حاجت کیوقت زیادہ دیر لگتی ہے۔ خشک سیاہی مائل اور متعفن براز مشکل سے خارج ہوتا ہے۔ اور کبھی رفع حاجت کے وقت سختی براز کی وجہ سے خون یا بلغم بھی آجاتی ہے۔ براز کے زیادہ دیر تک انتڑیوں میں رکے رہنے سے متعفن ہوائیں پیدا ہو کر باعث نفخ ہوتی ہیں۔ نیز معدہ و امعاء جگر و لبلبہ اپنے افعال درستی سے انجام نہیں دیتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت سست رہتی ہے۔ حواس کند ہو جاتے ہیں اور مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اکثر درد سر کی شکایت رہتی ہے خصوصاً دماغ کے پچھلے حصہ میں حافظہ کمزور ہو جاتا ہے دل دھڑکتا ہے۔ جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے اور آخرکار مرض مراق ہو جاتا ہے

دردِ سر یبسی دائمی

کثرت پیشاب۔ یا ذیابیطس سے تمام جسم کی رطوبات صالح خارج ہوتی رہتی ہیں جس کی وجہ سے تمام جسم میں خشکی کا غلبہ ہو کر جلد خشک اور کھردری ہو جاتی ہے بشدت خشکی سے دماغ میں یبوست کا زور ہو جاتا ہے۔ درد سر یبسی یعنی خشکی کا دائمی ہو جاتا ہے۔ اور اس کو طبی اصطلاح میں خفہ بھی کہتے ہیں۔

اور اگر ایسی حالت میں جبکہ کثرتِ پیشاب سے رطوبات صالح پرورش کنندہ جسم خارج ہو جانے سے جسم اور دماغ وغیرہ سب پر خشکی کا تسلط ہو چکا ہو تو عرصہ دراز کے بعد جماع یا احتلام کا اتفاق ہو جائے تو دردِ سر جماعی یبُسی جو خفقاً کی قسم سے ہے۔ عارض ہو جایا کرتا ہے۔

سہر (بے خوابی)

اس مرض کے مختلف اسباب ہوتے ہیں مثلاً بدہضمی۔ نفخ شکم۔ قبض۔ جگر کے فعل کی خرابی کثرت چاء و قہوہ نوشی۔ رنج و غم و فکر۔ دلی جوش۔ کثرت مطالعہ۔ بعض امراض دل و دماغ۔ ایام حمل۔ مرض یرقان۔ بخار کا ابتدائی درجہ۔ کمی خون۔ نقرس وغیرہ

بے خوابی اکثر دیوانگی کی ایک علامت منذرہ ہوتی ہے۔

سدر دوار (دوران سر)

اسباب مرض۔ عام کمزوری۔ خرابی خون۔ کثرت مباشرت۔ بدہضمی۔ منشیات کا زیادہ استعمال۔ کثرت حقہ نوشی۔ اعصابی امراض دل جگر گردوں کے بعض امراض۔

فصل ہذا کو بغور مطالعہ کرنے سے یہ بات بالکل صاف طریق پر ثابت ہو گئی ہے کہ مرزا صاحب کا دردِ سر۔ دوران سر۔ کمی خواب۔ تشنج دل (خفقان) مرض ذیابیطس کا عرض ہیں نہ کہ علیحدہ علیحدہ اصل مرض۔ اور تمام دوسرے عوارض عام جسمانی کمزوری ناتوانی وغیرہ ذیابیطس کے ہی نتائج ہیں؛

فصل ششم

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ

از ماست کہ بر ماست

گل و گل چین کا گلہ بلبلِ خوش لہجہ نہ کر۔ تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

"مالیخولیا"

گزشتہ فصلوں کو پڑھکر معمولی سا غور کرنے پر بھی ہر سمجھ دار اور ذی عقل انسان بلا تامّل اس نتیجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کثرت پیشاب سے جسم انسان کی تمام اعضاء کیا تو بلحاظ افرادی اور کیا بحیاں اجتماعی حیثیت کے خراب ہو جاتے ہیں اور ان کے طبعی وظائف میں فرق آجانے سے کمزور و ناتواں بدن پر ہر ایک قسم کی بیماری کا حملہ غیر یقینی نہیں ہوتا۔

چنانچہ اعضاؤں کی خرابی سے پہلے تو منفرداً اور مختصراً حدوث مرض مالیخولیا کا بیان کیئے دیتا ہوں۔ پھر مجموعاً اور کسی قدر تفصیلاً بیان کرونگا۔

۱ معدہ کی قوت ہضم کی خرابی سے مالیخولیا۔ شیخ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سوء ہضم سے بہت سی روحی بیماریاں جیسے مرگی۔ مالیخولیائی مراقی اور اسی طرح

کی اور بہمیاریاں پیدا ہو جاتی ہیں

۲۔ قبض سے مالیخولیا مراقی۔ براز کے زیادہ دیر تک آنتوں میں رکے رہنے سے متعفن ہوائیں پیدا ہو کر باعث نفخ ہوتے ہیں۔ نیز معدہ۔ امعاء۔ جگر لبلبہ اپنے افعال درستی سے انجام نہیں دیتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ طبیعت سست رہتی ہے۔ حواس کند ہو جاتے ہیں مزاج چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ اکثر درد سر کی شکایت رہتی ہے۔ خصوصاً دماغ کے پچھلے حصہ میں حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ دل دھڑکتا ہے جسم کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔ اور آخر کار مرض مراق ہو جاتا ہے

۳۔ خرابی جگر سے مالیخولیا"

کبھی عضو فاعل یعنی جگر کی حرارت کی زیادتی سے خون میں احتراق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ سوداوی ردّی فضلوں کو دفع کرنے سے عاجز ہو جایا کرتا ہے۔ تو مادہ سوداوی کی زیادتی سے مالیخولیا کا مرض حادث ہو جاتا ہے

۴۔ خرابی دل سے مالیخولیا"

شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اس کا کچھ تعجب نہیں کہ مالیخولیا کا مبدا دل سے شروع ہو اگرچہ اس مرض کا استحکام دماغ میں ہو۔ کیونکہ یہ ممکن ہے کہ اولاً دل کا مزاج فاسد ہو جائے پھر دماغ اس کا تابع ہو خواہ پہلے دماغ کا مزاج فاسد ہو بعدہٗ دل کا مزاج فاسد ہو جائے یا روح قلب کا مزاج فاسد ہو۔ اور اس روح میں سے جو روح دماغ کی جانب جاتی ہے وہ فاسد ہو اور دماغ کو بھی فاسد کرے۔ کیونکہ روح دماغی قلبی روح کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔ اور روح دماغی اسی روح قلبی کی جوہر سے ہے۔

اعضاؤں کی خرابی سے منفرداً مالیخولیا ہونیکا بیان کیا جا چکا ہے اب اسکی مجموعی خرابی کے سبب سے مالیخولیا حادث ہونیکا بیان کرنے

سے پہلے مالیخولیا کی تشریح کر دیتا ہوں تاکہ سمجھنے میں آسانی ہو

"مالیخولیا کی تشریح"

مالیخولیا اس کو کہتے ہیں کہ ظن اور فکر طبیعت کے انداز کے موافق نہ رہیں۔ اور یہ مرض صرف ایسے لوگوں کو ہوتا ہے جن کا مزاج سوداوی ہو۔

اس مرض کا کلی سبب یہ ہے کہ دماغ میں کوئی آفت پہنچے اور اسکی وجہ سے دماغی قوتوں کے افعال باطل ہو جائیں۔ یا ان میں کمی واقع ہو جائے۔ خواہ پریشان ہو جائیں سب کے ضعف اور قوت کے موافق۔

اور اس کے اسباب جزئیہ سودائے طبعی یا مرہ سودا ہے۔ اور مرہ سودائی سودائی ناطبعی ہے۔ جو کہ ہر خلط کے احتراق سے پیدا ہوتا ہے۔

اب جاننا چاہیئے کہ مالیخولیا بحیثیت اسباب مختلف اپنی تقسیم کلی تین قسموں پر منقسم ہوتا ہے۔

"قسم اول سارے بدن کی خرابی سے مالیخولیا"

یہ ہے کہ مرہ سودا خواہ سودائے طبعی سے سوائے سر کے تمام بدن ممتلی ہو اور سیاہ بخارات بدن سے دماغ کی طرف جائیں اور اس مرض کا سبب ہوں اور مراد طبعی سے یہ ہے کہ سودائی سوختہ نہ ہو۔ والا اس اعتبار سے کہ جس قدر ضرورت ہے۔ اگر اس سے زیادہ ہے تو اس کو ناطبعی کہہ سکتے ہیں۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ جب تک کوئی خلط مقدار طبعی سے زائد نہ ہوگی۔ بیماری پیدا نہیں کر سکیگی۔

اور اس قسم کی علامت کلی لاغری اور ناطاقتی بدن ہے۔

کثرت پیشاب

سے جب رطوبات جسم خارج ہوتی رہتی ہیں تو باقی رطوبات کثیفہ سے یبوست کے باعث دماغ میں خشکی پیدا ہو جانے کے سبب سے درد سر۔ دوران سر۔ کمی خواب بطریق دوام لاحق ہو جاتی ہیں جیسا کہ فصل پنجم میں مختصراً بیان کیا جا چکا ہے۔

جب دماغ میں خشکی کا غلبہ ہوگا درد سر۔ دوران سر کمی خواب ہر وقت تکلیف کا باعث ہونگی۔ ادھر جسم میں بھی خشکی ہوگی اور ان عوارضات کی پیدائش کا اصلی سبب ضعف ذیابیطس بھی موجود ہوگا جو ازدیاد عوارضات میں ممد اور معاون ہے۔ اس پر دماغی محنت کی کثرت۔ خلوت و تنہائی۔ مسائل دقیقہ کا حل۔ باریک بینی کا اضافہ ایسا مالیخولیا پیدا کریگا جو عسر البرء اور ناممکن العلاج ہوگا چنانچہ اطباء نے اسکو اسطرح بیان فرمایا ہے۔ کہ:۔

قسم دوم مالیخولیا دماغی

وہ ہے کہ مرہ سوداء صرف سر میں متمکن ہو اور تمام بدن میں منتشر نہ ہو۔ لیکن ممکن ہے کہ باوجود دماغ میں متمکن ہونے کے اس میں سے کسی قدر بعض اجزائے بدن سے بھی تعلق رکھے اور یہ قسم مالیخولیا کی بدترین اقسام سے ہے اور اس قسم کا مالیخولیا ایسے دقیق الفکر انسانوں کو شوا کرتا ہے۔ جو دن رات باریک مسائل کو حل کرنے میں لگے رہتے ہیں۔ اسی واسطے حکیم روفس نے کہا ہے کہ یہ مرض حکمائے فلاسفہ جیسے افلاطون اور اسی طرح کے اور فضلاء کو بھی عارض ہوا ہے۔

اور علامہ طبری نے کہا ہے کہ میں نے بہت سے فاضلوں کو دیکھا کہ تنہا رہنے لگے

سوائے علم کے دیگر تمام اشغال ترک کردیئے اور آدمیوں سے اجتناب کر لیا پس ان کے اخلاط جل گئے اور انکو مالیخولیا ہوگیا چنانچہ ان میں سے ایک فارابی ہے۔ اور علاوہ اس کے اور بہت سے آدمی ہیں۔

علامات مریضان مالیخولیا کے توہمات اکثر ایسے کاموں کی قسم سے ہوتے ہیں۔ جو وہ حالتِ صحت میں کیا کرتے تھے اور جن میں شغل رکھتے تھے۔ مثلاً اگر مریض حالتِ صحت میں عقیل و فہیم تھا تو پیغمبری معجزات اور کرامات کا دعوے کرتا ہے۔

اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ خلق خدا کو مذہبی تبلیغ کرتا ہے۔

اور اپنا ماننا ضروری بتاتا ہے۔

علیٰ ہذا القیاس اسی قسم کی اور اور باتیں بھی بتایا کرتا ہے۔

قسم سوم مالیخولیائے مراقی

یہ اس طرح پر ہوتا ہے کہ تیز خلط سوداوی بمعدہ۔ ماساریقا۔ طحال یا مراق میں جمع ہوجائے۔ پھر جس عضو میں اس کے جمع ہونے کی جگہ ہے اس سے سیاہ بخارات اٹھکر دماغ میں پہنچیں اور اس مرض کو پیدا کریں۔ اور مادہ مذکور ان اعضاؤں میں جس عضو میں متمکن ہوتا ہے۔ مراق میں نفخ ضرور پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا نام مراق تجویز کیا گیا ہے۔ اور بوجہ ترقی نفخ اسکو مالیخولیا نافخہ اور نفخہ مراقیہ بھی کہتے ہیں۔

علامات قبض طبع زائد از عادت۔ ہاتھ پاؤں کے تلووں کی جلن۔ بعض وقت غشی

درد سر۔ دوران سر۔ کمی خواب۔ تشنج دل (خفقان) کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی کوندتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ نسیان۔ خواب میں دھواں اور اندھیرا نظر آتا ہے۔ جن کاموں میں جلدی کی ضرورت نہ ہو ان میں مریض جلدی کرتا ہے۔ جو کام شرعاً جلدی کرنے چاہئیں۔ ان میں دیر کرتا ہے۔ طیش۔ دیرپا کینہ اور عناد ایسے سہل کاموں کی انجام دہی میں دیر کرتا ہے۔ جن میں جلدی کی ضرورت ہو۔

مریض میں خود ہی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے۔

ڈاکٹری طب نے مالیخولیا کے اسباب حسب ذیل بیان کئے ہیں

اکثر یہ مرض سرسام۔ حمیات حادہ (تیز تپ) یا جنون کے بعد ہو جایا کرتا ہے۔ کبھی موروثی ہوتا ہے۔ ضعف دماغ۔ کمزوری خون۔ رنج و غم۔ کثرت مجامعت یا جلق۔ کثرت محنت دماغی۔ بیداری۔ ادق مسائل کے حل کرنے میں شب و روز غور و خوض کرنا۔ حبسِ خون بواسیر

عورات میں مرض اختناق الرحم و احتباس طمث۔ معدہ۔ جگر۔ طحال کے افعال میں فتور آجانے کے باعث بھی یہ مرض ہو جایا کرتا ہے۔

فصل ہفتم

شعر

خاک دیکھی سیر ہم نے عالمِ ایجاد میں
پر نہ نکلے تھے کہ آئے خانۂ صیاد میں

"تشخیص مرض"

مرزا صاحب کو کس قسم کا مالیخولیا تھا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبحانک لا علمنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

طبیب اور غیر طبیب ذی عقل اصحاب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ صحیح ترین اور یقینی قابل اعتبار تشخیص اور تحقیق مرض تو ایسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جبکہ مریض سامنے ہو۔ مگر میری زیر تشخیص مریض عقیل و فہیم تھے ان کی خود نوشتہ تحریر سے انشاء اللہ تعالیٰ ایسی صحیح ترین اور قابل اعتبار تحقیق مرض کروں گا کہ مرزا صاحب کے مخالف و موافق عش عش کر اٹھیں گے۔

لیجئے پہلے تو مالیخولیائی اسباب و علامات کو جو گزشتہ فصل میں بیان کئے گئے ہیں۔ خلاصتہً یہاں درج کئے دیتا ہوں تاکہ آپ کو گذشتہ فصل کو دوبارہ ملاحظہ فرمانے کی ضرورت نہ رہے۔ اور پھر ہر ایک سبب اور علامت کو منفرداً مرزا صاحب کے خود نوشتہ بیان کے مطابق انکے جسم پر منطبق کر کے اپنے دعویٰ کو ثابت کرونگا وما توفیقی الا باللہ

"مالیخولیا کے اسباب"

کبھی مرض سرسام جنون اور سخت تپوں کے بعد مالیخولیا ہو جایا کرتا ہے۔ بعض حالتوں میں موروثی بھی ہوتا ہے۔ ضعف دماغ۔ کمزوری خون۔ رنج و غم۔ کثرت جماع جلق۔ بیداری۔ ادق مسائل کا حل۔ حبس خون بواسیر۔ درد سر۔ دوران سر

انتہائی عقلمندی اور باریک بینی ۔ علوم فکریہ میں غائرنظری ہر ایک قسم کے آدمیوں سے علیحدگی خلوت و تنہائی جس میں غور و خوض بھی کرنا پڑے سے حدوث مالیخولیا کے باعث ہوتے ہیں۔ جگر معدہ ۔ گردے ۔ طحال ۔ مراق کی خرابی سے بھی مرض مالیخولیا عارض ہوا کرتا ہے۔

علامات مالیخولیا

لاغری و ناطاقتی بدن ۔ اگر مریض حدوث مرض سے پہلے عقلمند اور فہمیدہ ہونے کے ساتھ مذہبی انہماک بھی رکھتا تھا تو پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔ اپنے بعض اتفاقی واقعات کو معجزات اور کرامات بتاتا ہے۔ اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔ خلقت خدا کو مذہبی تبلیغ کرتا ہے۔ اور اپنا ماننا ضروری بتاتا ہے۔

قبض طبع زائد از عادت ۔ ہاتھ پاؤں کے تلووں کی جلن ۔ بعض وقت غشی ۔ درد سر دوران سر ۔ کمی خواب ۔ تشنج دل (خفقان) کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی کوندتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ نسیان ۔ خواب میں دھواں اور اندھیرا نظر آتا ہے۔ جن کاموں میں جلدی کی ضرورت نہ ہو۔ ان میں مریض جلدی کرتا ہے۔ اور جو کام شرعاً جلدی کرنے چاہئیں ان میں دیر کرتا ہے۔ طیش دیرپا عناد و کینہ ایسی سہل کاموں میں انجام دہی میں دیر کرتا ہے۔ جن میں جلدی کی ضرورت ہو۔

مریض میں خودی کے خیالات آجاتے ہیں اور وہ ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے۔ اب **ان اسباب اور علامات کو فرداً فرداً مرزا صاحب کی خودنوشتہ** تحریروں کے مطابق صاحب موصوف کی ذات پر منطبق کئے دیتا ہوں جس کے **مطالعہ سے بغیر کسی مزید حاشیہ آرائی کے ہی ہر عقلمند** انسان طبیب ہو یا غیر طبیب مرزا صاحب کے مرض کے صحیح ترین **حالات سے واقف ہوجائیگا** +

تطبیق	مالیخولیا کے اسباب
مرزا صاحب کو سرسام غالباً کبھی نہیں ہؤا۔	سرسام کے بعد مالیخولیا
مرزا صاحب کو حدوث مالیخولیا کا باعث سخت تپ نہیں ہے	سخت تپ کے بعد
مرزا صاحب کو مالیخولیا سے پہلے جنون نہیں تھا۔	جنون کے بعد
مرزا صاحب نے خود پیدا کیا ہے۔	موروثی ہوتا ہے
بلاشک وشبہ مرزا صاحب کا دماغ اتنا ہی ضعیف تھا۔	ضعف دماغ
مریض ذیابیطس کے خون کی کمزوری - اور اس کی زہریلی کیفیت مسلّمہ ہے۔	کمزوری خون
ابتدائی حالت میں تنگدستی - امتحان مختاری میں ناکامی سے رنج وغم ہؤا	رنج وغم
ذیابیطس زبردست شاہد ہے۔	کثرت مجامعت
واللہ اعلم بالصواب	جلق (مشت زنی)
تمام اطباء متفقہ طور پر مانتے ہیں کہ تمام قسم کا مالیخولیا خصوصاً اور جنون پیدا کرنے میں عموماً دائمی بیداری یا کم خوابی کو خاص دخل ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم نے فرمایا کہ **وجعلنا نومکم سباتا** - یعنی ہم نے نیند کو تمہارے لئے راحت کا سبب بنایا - اور حقیقتاً جسمانی صحت خصوصاً قوائے دماغیہ کی درستی کا دارومدار خالص اور سچی نیند پر موقوف ہے	بیداری

مالیخولیا کے اسباب	تطبیق
بیداری	چنانچہ کتب طب میں مسطور ہے کہ النوم حالت طبیعۃ یخو الروح فیہ طلبا الاجمام وجودۃ الہضم یعنی نیند ایک طبعی حالت ہے جس میں روح اجمام اور جودت ہضم حاصل کرنے کیلئے باطن کیطرف حرکت کرتا ہے۔ بلاشبہ قیام صحت اور بقائے حیات کیلئے جاندار مخلوق یعنی حیوانات اور نباتات کیلئے نیند ضروری ہی نہیں بلکہ لازمی ہے۔ بیداری میں جو متواتر قوت صرف ہوتی رہتی ہے اس کی تلافی صرف نیند ہی سے ہوتی ہے۔ یعنی بیداری کیحالت میں جو اعصابی قوت صرف ہوتی رہتی ہے وہ آرام اور خواب سے ہی بحال ہو سکتی ہے۔ پس اگر کافی نیند حاصل نہ کی جائے تو نہ صرف سستی کاہلی دردسر ضعف دماغ اور ضعف بصارت کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے بلکہ متواتر بیخوابی اکثر دیوانگی کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے اور مرزا صاحب تو اس نعمت عظمے سے شروع جوانی میں ہی محروم ہو چکے تھے۔ ان کے قوائے دماغی کے فتور میں منجملہ اور بہت سے اسباب کے بزرگ ترین سبب یہی بیخوابی ہی تصور ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ میں دائم المریض آدمی ہوں۔ دردسر۔ دوران سر۔ کمی خواب کو میرے ساتھ دائمی محبت ہے +

مالیخولیا کے اسباب	تطبیق
وق و دقیق ترین مسائل) حل کرنے میں شب و روز غور و خوض کرنا	عیاں راچہ بیاں دفتروں کے دفتر موجود ہیں
حبس خون بواسیر	مرزا صاحب کا تمام خون اگر کچھ تھا تو وہ سوداوی تھا۔ جو مرض بواسیر کیلئے ضروری ہے۔ لیکن بندش کے واسطے یقینی طور پر نفی یا اثبات میں رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔
دردِ سر دوران سر	خود معترف ہیں کہ دردِ سر و دوران سر میرے جسم کی جزوِ لاینفک ہیں۔
انتہائی عقلمندی	قادیان میں جو کچھ نظر آرہا ہے اسی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ کہاں تو مرزا صاحب کی نان شبینہ کی محتاجی اور کہاں میاں بشیرالدین صاحب کی اِنَّ اللہ لایحب المسرفین کی پاک تعلیم پسِ پشت ڈال کر سیاحتِ یورپ پر لاکھوں روپے کی بربادی۔
باریک بینی	باریک بینی قرآنی دقائق ومعارف وحقائق سمجھنے یا بالفاظ دیگر احکام الٰہی کو اپنے مفید مطلب بنانے میں مرزا صاحبکو ایسا ید طولیٰ حاصل تھا جو کسی تشریح و توجیہ کا محتاج نہیں ہے اور یہ آپکی تعلیم کا پرتو ہے کہ ہر مرزائی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ قرآن کریم کا مفسر ہے۔ اور ہر ایک آیت شریف کے معانی کو اپنے مطلب کا بنانے میں خاصہ ملکہ رکھتا ہے۔

مالیخولیا کے اسباب	تطبیق
علوم فکریہ میں غائر نظری	اسکے متعلق کچھ تحریر کرنا تحصیل حاصل کا حکم رکھتا ہے۔ ہر وضیع شریف واقف ہے۔
ہر قسم کے آدمیوں سے علیحدگی خلوت اور تنہائی جس میں غور وخوض بھی کرنا پڑے۔	خود معترف ہیں چنانچہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۹۵ پر ایک نظم لکھتے ہیں جس کا صرف ایک آخری شعر اس سبب کا پورا اور مکمل جواب ہے۔ فرماتے ہیں ؎ جوانی ہمہ اندریں باختم ۔ دل از غیر ایں کار پرداختم میں نے اپنی جوانی کو اس میں خرچ کیا۔ سوائے مطالعہ کتب اور غور وفکر باقی سب کام چھوڑ دیئے۔
جگر معدہ۔ گردے طحال۔ مراق کی خرابی مالیخولیا پیدا کرنے کا باعث ہو	آپ کے جسم کا تمام نظام درہم برہم ہو چکا تھا اور وہ عجز و درماندگی کی انتہائی حالت میں وبال جان۔ تکلیف دِہ روح فرسا زندگی کی ناخوشگوار گھڑیاں گزارتے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا درد دل سے لکھا ہوا بیان زندہ شاہد موجود ہے۔ ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔ ایک سطر لکھنے سے دوران سر شروع ہو جاتا ہے۔ دل ڈوبنے لگتا ہے۔ حالت خطرناک اور مسلوب القوٰی ہوں۔ ایسا ہی میری بیوی بھی دائم المریض امراض رحم وجگر میں مبتلا ہے۔ "وزیرے چنیں شہر یارے چناں"

علامت مالیخولیا	مطابقت
لاغری اور ناطاقتی بدن	مرزا صاحب کا جسم لاغری اور کمزوری کا مجسم تھا۔ آپ کے دردِ دل سے لکھے ہوئے دردناک بیان کو جو کتاب ہذا کی پہلی فصل میں مفصّل درج ہے۔ پھر ایک دفعہ بغور ملاحظ فرمائیں "تاکہ آپ کو مرزا صاحب کی انتہائی درماندگی اور ردی ترین صحت کا حال معلوم ہو جائے۔
اگر مریض حدوث مرض سے پہلے عقیل و فہیم تھا اور مذہبی انہماک بھی رکھتا تھا تو (الف) پیغمبری کا دعوے کرتا ہے۔	وہ تمام دعاوی جن میں مریض انسانی حیثیت میں رہتے کمی مادۂ مرض کی دلیل ہے۔ مرزا صاحب چونکہ مرض کے انتہائی منازل طے کر چکے ہیں اسلئے فرماتے ہیں کہ:۔ رائت انی عین اللّٰہ میں نے دیکھا کہ میں بالکل خدا ہوں کتاب البریہ صفحہ ۷۹
(ب) اپنے بعض اتفاقی واقعات کو معجزات اور کرامات بتاتا ہے	قتل لیکھرام۔ طاعون۔ زلزلہ طوفان بادوباراں جنگ وجدل۔ دنیا کے ہر حصہ میں اسلام کی خرابی اور مسلمانوں کی بربادی۔ آخری زمانہ کی تمام ایجادات۔ ہوائی جہاز۔ لمبی مار کی توپیں۔ زہریلی گیس۔ غرضیکہ تمام ہلاکت آفریں اسلحہ آتشیں وغیرہ وغیرہ جن سے مخلوق خدا کو جانی اور مالی نقصان پہنچا مرزا صاحب کی صداقت کے نشان معجزہ اور کرامتیں ہیں

علامت	مطابقت
(ج) اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے جانتا ہے۔	مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ:- (۱) میری وحی ایسی یقینی ہے جیسے قرآن (۲) مجھ پر وحی ہوئی "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی" یعنی مرزا اپنی خواہش سے نہیں بولتا بلکہ وہی کہتا ہے جو اس پر وحی ہوتی ہے۔ مرزا احمد بیگ صاحب کو لکھتے ہیں (۳) آپکی لڑکی محمدی بیگم سے میرا آسمان پر نکاح ہو چکا ہے اور مجھ کو اس الہام پر ایسا ہی یقین ہے۔ جیسے لا الا اللہ محمد الرسول اللہ پر۔
(د) خلقت خدا کو مذہبی تبلیغ کرتا ہے اور اپنا ماننا ضرور بتاتا ہے۔	عیاں را چہ بیان فرماتے ہیں کہ:- جو شخص تیری پیروی نہ کریگا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہیگا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنیوالا جہنمی ہے (معیار الاخبار صفحہ ۸) (۲) خدا نے میرے پر ایمان لانے کیواسطے تاکید کی ہے۔ میرا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۲) (۳) بہر حال خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں اور وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے (الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۲۳) (۴) ہم پر کئی سال سے وحی نازل ہو رہی ہے اس لئے ہم نبی ہیں (بدر ۵ مارچ سنہ ۱۹۰۸ء)

علامت	مطابقت
	مرزا صاحب کے مرید خلیفہ اوّل مولوی نور دین صاحب کہتے ہیں ؎ اسم او اسم مبارک ابن مریم مے نہند آں غلام احمد است و میرزا ے قادیان گر کسے آرد شکے در شان او آں کافر است جائے او باشد جہنم بے شک و ریب و گمان (الحکم ۱۸ اگست ۱۹۰۸ء)
قبض طبع زائد از عادت ہاتھ پاؤں کے تلووں کی جلن۔	مریضان ذیابیطس کو لازم ہے اور مرزا صاحب اسمیں بری طرح گرفتار تھے۔ مریضان ذیابیطس اور مالیخولیا مراق دونوں کیلئے لازمی ہیں۔
بعض وقت غشی ہو جاتی ہے دردسر دوران سر کمی خواب	"لاریب" مرزا صاحب فرماتے ہیں سر چکراتا ہے دل ڈوبنے لگتا خود فرماتے ہیں کہ دردسر دوران سر کمی خواب تشنج دل لازمی
تشنج دل خفقان	تشنج دل (خفقان)، دورہ سے حملہ کرتا ہے۔
کبھی آنکھوں کے سامنے بجلی کوندتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔	بیشک یہی وہ بجلی کے چمکارے تھے جنکو مرزا صاحب تجلیات سمجھتے تھے۔ اور ان کو جادۂ مستقیم سے دور گرا دینے کا باعث ہوئے۔
نسیان	مرزا صاحب ردّی ترین نسیان میں گرفتار تھے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدت صلیب لکھتے وقت ایک ہی کتاب

علامات	مطابقت
	جو الہامی بھی بتائی جاتی ہے اتنا ثبوت نسیان پیش کیا ہے کہ کسی مزید ثبوت کی ضرورت باقی نہیں رہی - چنانچہ :- (۱) ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ میں تین گھنٹہ (۲) " " " ۳۴۳ " دو گھنٹہ (۳) " " " ۲۸۱ میں صرف چند منٹ مدت صلیب درنج
خواب میں دھواں اور اندھیرا نظر آتا ہے۔	یہی وہ دھواں اور اندھیرا تھا جو بربادی دنیا کیلئے مختلف اشکال طاعون وزلزلہ وغیرہ کی ہیبت ناک۔ وحشت افزا صورتوں میں ظاہر ہوا کرتا تھا۔ اور اسی مالیخولیائی دھوئیں اور تاریکی خواب سے مرزا صاحب کی نظر میں دنیا تیرہ و تار نظر آیا کرتی تھی۔ اور یہی تخیلاتی دھواں اور اندھیرا ہے جسے مرزا صاحب اور انکی امت نبوت و رسالت کا معجزاتی نشان صداقت سمجھتے رہے ہیں۔ اور اس وقت تک سمجھتے رہیں گے جب تک اس مالیخولیائی کے دھوئیں اور سیاہی کا پردہ ان کی آنکھوں پر پڑا رہے گا۔
...ن کاموں میں جلدی ...ضرورت نہ ہو۔ ان میں مریض ...جلدی کرتا ہے۔	بلا شبہ مرزا صاحب نے بہشتی مقبرہ اور منارہ مسیح تیار کر کے اس علامت کی خوب تصدیق کی۔
...کام شرعاً جلدی کرنے ...ہیں۔ ان میں دیر کرتا ہے۔	لاریب " مرزا صاحب نے باوجود اسقدر امیر ہونے اور مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں مرنے کی الہام کی بنی فریضہ حج ادا کرنے میں دیری کر کے اپنی بیماری کا ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچایا "

علامات	مطالبقت
طیش (ناقابل برداشت غصہ)	اس مرض نے مرزا صاحب میں اسقدر طیش پیدا کر دیا تھا جس پر تہذیب اور اخلاق قیامت تک آٹھ آٹھ آنسو روئیں گے میں یہاں مختصراً اور مدلّل دو عملی مثالیں پیش کروں گا جن سے مرزا صاحب کے طیش کا صحیح ترین اندازہ لگ جائیگا۔ **مثال اول** جب باوجود موہومی آسمانی الہامی دہمکیوں اور دنیاوی شرمناک حیاسوز منافی خودداری چالوں کے **محمدی بیگم** کا نکاح مرزا صاحب سے نہ ہوا تو اپنی مطلوبہ۔ محبوبہ۔ مرغوبہ کے ملنے سے مایوسی کے طیش میں اپنی محترم پاکدامن بیوی زوجہ اوّل اور اس کے بطن سے پیدا شدہ دو قابل اور دیندار بے قصور لڑکوں مرزا سلطان احمد بیگ اور فضل احمد بیگ سے قطع تعلّق کر لیا (دیکھو اشتہار نصرت دین و قطع تعلق از اقارب مخالف دین) (دوسری **مثال**) جب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مورخہ ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء کو انکی پیشنگوئیاں جھوٹی ثابت کرنے کیلئے قادیان گئے تو انکے قاصدوں کے روبرو مولانا صاحب کو پس پشت ایسی مغلظات سنائیں۔ جنکی کسی چوہڑے اور چمار سے بھی توقع نہیں ہو سکتی تھی۔ غصّہ سے جسم کانپ رہا تھا اور منہ سے گالیاں دیتےجاتی تھے۔ دیکھو (الہامات مرزا صاحب)
دیرپا عناد اور کینہ	نعوذ باللہ منہا۔ آپ کی انتہائی عناد اور کینہ کی زد سے

علامات	مطابقت
ایسے کاموں کی انجام دہی میں دیر کرتا ہے جو جلدی کرنے چاہئیں تھی۔	خدا کے مقبول اور برگزیدہ انسانوں سے کوئی بچ نہیں سکے گا۔ چنانچہ خدا کے ایک اولوالعزم بزرگ اور پاک نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق آپ کے خیالات کا خفیف سا حصہ تحریر کرتا ہوں پھر آپ بمصداق ع قیاس کن ز گلستان من بہار مرا" ان کے عناد و کینہ کا صحیح اندازہ لگا سکتے ہیں۔ (نقل کفر کفر نباشد) فرماتے ہیں کہ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپکی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کے وجود کا ظہور ہوا (ضمیمہ انجام آتھم) ایسے اولوالعزم پیغمبر (جس کی تقدیس کی قرآن کریم گواہی دیتا ہے) کی اسقدر توہین اوس دیرپا عناد اور کینہ ہی کا نتیجہ ہے جو آپ کو اپنے ہمد مقابل عیسائی پادریوں سے ہے۔ جنکی شان میں فرماتے ہیں پادریوں نے شرارت پر کمر باندھی ہے۔ شوخی سے ناچتے پھرے ان کی نہایت پلید اور بدذات لوگوں نے گالیاں نکالیں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور سڑے گلے مردے (حضرت مسیح) کا میرے زندہ خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔ واقعی درست ہے مرزا صاحب کو اپنے اعتقادات باطلہ خیالات فاسدہ اور دعاوی کاذبہ سے نہایت جلدی توبہ کرنی چاہئے

علامات	مطابقت
	جو آخر وقت تک نصیب نہ ہوئی اور اسی ظلمت و ضلالت کی حالت میں ہی داعی ہیضہ کو لبیک کہہ کر چل دیئے۔ اور افسوس کہ انجام بخیر نہ ہوا۔
مریض میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں اور ہر ایک بات میں مبالغہ کرتا ہے۔	محمدؐ کے خدا کی قسم جسکی ذات احد کے لئے ہی خودی زیبا و شایاں ہے میرے زیر بحث مریض مرزا صاحب میں اس موذی مرض نے اس قدر خودی پیدا کر دی تھی کہ ان کو خودی کا مجسمہ کہنا بجا ہے۔ انکی صحیح ترین حالت کا نقشہ نہیں کھینچ سکتا۔ اگر خدا سے اوپر بھی کوئی ہستی ہوتی تو اسے بھی اپنے لئے ہی مخصوص کرتے۔ آپکے مانیخولیائی خودی کے فاسد خیالات کے بے شمار فقروں سے صرف ایک مثال نمونتاً پیش کئے دیتا ہوں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:- خدا تعالےٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا۔ میرا غضب میرا حلم اور تلخی و شیرینی حرکت و سکون اسی کا ہو گیا۔ اور اسی حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشائے حق کے موافق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کی خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے

آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا کہ ؎ انا زینا السماء الدنیا بمصابیح
پھر ہیں نے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصے سے پیدا کریں گے،" (آئینہ کمالات
اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵)

مالیخولیا کے اسباب اور علامات پر غور کرنے سے نہ صرف یہ احقر بلکہ
تمام دنیا کے غیر طبیب ذی ہوش اصحاب عموماً اور طبابت پیشہ حضرات بلا تفریق
مذہب وملت خصوصاً بے شک وشبہ بلا خوف تردید نہایت ہی اطمینان
قلب سے اس نتیجہ پر پہنچ جائیں گے کہ مرزا صاحب تمام اقسام کے مالیخولیا
کا زندہ مجسمہ تھے اور ان کی **دماغی حالت** انہی قسم کے تخیلات
فاسدہ۔ اعتقادات باطلہ۔ اور دعاوی کاذبہ خلاف عقل سلیم مخالف دین متین
کی ہی متقاضی تھی۔

انہیں **تخیلات فاسدہ** کی ظلمت وضلالت دہریت کے ردی ترین مواد متعفنہ
سے شرک وبدعت۔ النفاق۔ انشقاق۔ افتراق کے زہریلے جراثیم پیدا ہو کر
دنیائے **اسلام** کے متبرک ومقدس ایمانی اجسام میں اپنی خطرناک سمیت زہر
ہر جائز وناجائز طریق پر سرایت کرنے کی ناپاک وشرمناک۔ نامبارک جد وجہد میں
شب وروز غلطاں وپیچاں ہیں۔ اور اس کو بخیال باطل خود تبلیغ اسلام کا مبارک نام
دیکر ؎ برعکس نہند نام زنگی کافور کے مصداق بنتے ہیں ؎

مباش از آں قومے کہ بفریبند۔ حق را بسجودے ونبی را بدرودے۔

بہر حال ناصر حقیقی اور معاون تحقیقی کی عنایات بے غایات سے بوجہ احسن
ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی کاذبہ اور تعلی باطلہ مالیخولیائی
تخیلاتی بڑے زیادہ وقیع نہیں جو کسی صحیح الدماغ عقیل و فہیم

انسان کی توجہ اور عمل کے قابل نہیں"

اب مجھے صرف یہ بتانا ہے۔ کہ مرزا صاحب اس موذی مرض میں کب گرفتار ہوئے یہ باریک اور پیچدار مسئلہ ہے۔ مرزا صاحب نے خود ہی حل کر دیا ہوا ہے۔ یعنی جس طرح حقیقی مسیح کو نزول زمین سے پہلے دو زرد رنگ کی چادروں میں ملبوس ہونا ضروری ہے اسی طرح ذیابیطسی مالیخولیائی مسیح کو بھی دعوے سے قبل ہی گرفتار مرض ہونا لازمی ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ مرزا صاحب کی موہومی چادریں دو ہیں یا ایک۔ سو اس کے متعلق بھی مفصل مکمل اور مدلل ترین طریق پر ثابت کیا جا چکا ہے کہ صرف ایک ہی ذیابیطسی (پیشابی) چادر ہے۔ جو مرزا صاحب کے سارے جسم پر پھیلی ہوئی تھی۔ اس نے نہ صرف آپ کی ظاہری قوتوں کو خراب کر دیا تھا بلکہ باطنی قوتوں کا بھی صفایا کر کے آپ کو برکاتِ دارین سے محروم کر دیا تھا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مرزا صاحب پہلے تو مرض ذیابیطس میں مبتلا ہوئے اس کے باعث آپ کا سارا انتظام جسم خراب ہو کر مالیخولیائی ناقابل علاج میں گرفتار ہو گئے جسکی وجہ سے تمام قسم کی خلاف عقل مخالف شریعت دعاوی کا اظہار ہوا اور بس"

میرا یہ عرض کر دینا غالباً نامناسب نہ ہو گا کہ مرزا صاحب کے قوائے دماغی میں فتور کے متعلق میری یہ تحقیقات کوئی جدید اور انوکھی نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مرزا صاحب کے اختلاطِ حواس کے قائل ہیں چنانچہ پادری جے دانیل صاحب مولانا پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔ مولانا محمد یعقوب صاحب مولف عشرہ کاملہ ریاست پٹیالہ کی تحریری شہادتیں موجود ہیں:

فرق صرف اس قدر ہے۔ کہ مذکورۃ الصدر اصحاب نے مرزا صاحب کے خلاف شرع شریف مخالف عقل سلیم اقوال اور افعال سے یہ رائے قائم کر لی تھی لیکن اس کا ایسا معقول اور مدلّل ثبوت پیش نہیں کیا جو مرزا صاحب کے حق پسند منصف مزاج مخالفوں اور کورانہ تقلید کرنیوالوں موافقوں کی تسلّی اور اطمینان قلب کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس لئے دل دادگان مرزائیت کو حق حاصل ہے کہ وہ ایسے دعاوی کو بے دلیل کہ کر ماننے سے انکار کر دیں۔

لیکن میں نے مرزا صاحب کی خود نوشتہ تحریر کو طبی قوانین کے ماتحت رکھ کر اپنے دعوے کو ایسی زبردست مکمل و مدلّل ترین طریق پر ثابت کیا ہے کہ کسی صحیح الدماغ منصف مزاج حق پسند اور طالب صداقت کو اس کے مان لینے کے سوا چارہ ہی نہیں ؛

اور نہ ہی متعصب ضدی منکروں سے قیامت تک اس کی صحیح حقیقی اور معنوی تردید ہو سکتی ہے۔ اسی لئے تو حکمت کی خدا نے تعریف فرمائی ہے۔

؎ گفت حکمت را خدا خیر کثیر۔ ہر کجا ایں خیر را بینی بگیر۔

فصل ہشتم

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما
ای بیخبر از لذت شرب مدام ما

”میرے قتل کی بزدلانہ تخویف“

کتاب ہذا کی تصنیف کے دوران میں مرزائیوں نے ہر ممکن کوشش کی کہ میں تیاری
کتاب سے رک جاؤں۔ مگر جب انہیں اپنی ان بالواسطہ کوششوں میں ناکامی
ہوئی تو پھر ایک آخری مگر شرمناک مذبوحی اور بزدلانہ کوشش کی تا کہ
مرزائی ڈھول کا پول کھلنے سے مرزائیت کی باطل پرستی کے تار و پود نہ بکھر جائیں
میں ذاتیات میں الجھنا طبعاً ناپسند کرتا ہوں اور گو موت وحیات کا مسئلہ ہے
تاہم میں اپنے اصول کو توڑنا اخلاقی کمزوری سمجھتا ہوں۔ صرف اسی قدر ظاہر
کر دینا کافی ہو گا کہ ۲۰ ر دسمبر ۱۹۲۴ء کو لاہوری مرزائی جماعت کے ایک معزز
رکن جو اپنے باطل خیال میں متانت۔ ثقاہت اور عالم و فاضل ہونے کے بھی
مدعی ہیں۔ میرے پاس تشریف لائے۔ اِدھر اُدھر کے چند تمہیدی فقرات کے
بعد فرمانے لگے کہ اس کتاب کی تصنیف تمہارے لئے نہایت خطرناک اور مہلک
ثابت ہو گی۔ مجھے تمہاری زندگی پر رحم آتا ہے وغیرہ وغیرہ۔
آپ کے دردبھرے الفاظ سے مترشح ہوتا تھا کہ میرے قتل کے مشروط فتویٰ پر
مرزائی فدائیہ جماعت کے صدر نے دستخط کر کے کسی باطل پرست فدائی کے
حوالہ کر دیا ہے۔
میں نے آنجناب کے اس خیر اندیشانہ مشورے کا شکریہ ادا کر کے عرض کر دیا کہ
میں تو اپنے خیال میں نہ صرف مسلمانوں کو فتنہ مرزائیہ سے بچانے کے نیک مقصد
کو پیش نظر رکھ کر ایک بہترین خدمتِ اسلام کر رہا ہوں بلکہ مرزائیوں کو بھی بنی نوع
انسان سمجھ کر بادیہ ظلمت و ضلالت سے نکال کر توحید و رسالت کی نورانی سرزمین
میں دوبارہ واپس لانے کے لئے ساعی ہوں ؎
اور جیتے جی (در دل) کی تکمیل سے باز نہیں رہ سکتا۔ جو مرزائی انشاءاللہ

زہریلے جراثیم کیواسطے تریاق افاعی کا حکم رکھتا ہے۔ آپ بمعہ اپنی تمام باطل پرست جماعت کے میری جان لینے کی ناپاک کوشش میں جو کچھ بھی کر سکتے ہیں بڑے شوق سے عمل میں لائیں؛

چنانچہ یہ سنکر آنجناب تو غم و غصہ میں بھرے ہوئے مایوسانہ ندامت لئے ہوئے چلے گئے۔ اور میں خدا کے فضل و کرم سے اس کی حفاظت و مدد پر بھروسہ کئے ہوئے وردِ دل کی تکمیل میں مصروف رہا۔ جو تیار ہوکر آپ کے ملاحظہ کا فخر حاصل کر رہا ہے۔ ؎ دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست۔

نہ صرف یہ عاجز بلکہ تمام دنیا کے ذی ہوش انسان جنہیں علم تاریخ سے کچھ بھی دلچسپی ہے۔ بلاتفریق مذہب و ملت عموماً اور مسلمان حضرات خصوصاً اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک زمانہ سے لیکر ہی اس وقت تک باطل پرستوں کے ظالم۔ خدا ناترس بے رحم درندہ صفت بے باک ہاتھوں سے پرستاران توحید کی برگزیدہ مقدس۔ بہترین و منتخب زمانہ ہستیاں جامِ شہادت نوش فرمانے کا فخر حاصل کرتے رہتے ہیں۔

اگر اسی ضمن میں میرے ایسے ہمہ تن گنہگار۔ احقر و عاجز ترین انسان کو مرزائی جماعت کے کسی باطل پرست حسن بن صباحی فدائی کے ہاتھ سے حیات ابدی نصیب نصیب ہو جائے تو ازیں چہ بہتر ؎

کشتگانِ خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

میرے گذارش کردہ مندرجہ بالا چند سطور لفاظی ہی نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ایک حقیقت صحیح ترین ہے۔ جو اقرار باللسان کے ساتھ تصدیق بالقلب کا درجہ حاصل کئے ہوئے ہے۔ محمدؐ کے خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری یہ ناچیز جان ہے

اگر اس صراط مستقیم میں جو خدا کی صادق ترین پاک اور مقدس برگزیدہ اور مکمل انسان نے گم گشتگان بادیۂ شرک و کفر کو ابدی جہنم سے بچانے کیلئے خدا کی حکم سے تیار کیا ہے قیامت تک زندہ ہو کر بار بار قتل کیا جاوے تو بھی آں ذات والاصفات کے احسانات کا شمہ بھی ادا نہیں ہو سکیگا۔ جو آپ کی ذات پاک نے دین فطرت سکھلانے کے لئے ناقابل برداشت حوصلہ شکن مایوس کن صدمات۔ روح فرسا تکالیف جانکاہ برداشت کر کے بنی نوع انسان پر کئے ہیں؛

سچ جانئے کہ میرا یہ عرض کرنا ذاتی حفاظت کے واسطے نہیں ہے بلکہ اس واقعہ کے اظہار سے فوائد عظیمہ حاصل ہونے کا امکان ہے۔

بزرگ ترین فائدہ تو یہ ہے کہ اس واقعہ کی اشاعت سے فرقہ مرزائیہ کی شرمناک گمراہ کن پیچدار قاتلانہ پیشگوئیوں کے ابلہ فریب دعاوی باطلہ کی اصلیت کا پتہ لگ جائیگا۔ نیز اس امر پر بھی روشنی پڑ جائیگی کہ اس باطل فرقہ کے لوگ حق و صداقت کو چھپاتے اور اپنی زہریلی مشرکانہ اعتقادات پھیلانے کیلئے ناجائز ناپاک سفیہانہ ذلیل تدابیر پر عمل پیرا ہونے سے بھی نہیں چوکتے۔

اور نیز بھولے بھالے مسلمان اس فرقہ کی ذیابیطسی موہومی پیغمبر کی مصنوعی معجزانہ کراماتی پیشگوئیوں کی بھول بھلیاں میں پھنس کر گراں بہا اسلامی متاع ایمان کو مرزائیت کے کھوٹے داموں پر فروخت نہ کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

فصل نہم

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است۔ اگر خاموش بنشینم گناہ است

تبلیغ

سارہی دنیا کے صحیح الدماغ اور عقل سلیم سے بہرہ ور انسانونکی دلی توجہ کے قابل"

میرزا صاحب کی نیرنگ خیال مجموعہ اختلافات تعلیمات کے اثرات سے پابند مذاہب انسانوں کو مختلف الخیال ہونے کی حیثیت سے چار گروہوں میں تقسیم کردیا ہوا ہے۔

پہلا گروہ مرزائی ہے۔

ان لوگوں کو مسلم اور غیر مسلم اقوام تو مرزائی کہتے ہیں لیکن وہ اپنی مقررہ اصطلاح کے مطابق احمدی کہلوانا پسند کرتے ہیں۔

یہ گروہ بھی مرزا صاحب کی بوقلموں تعلیمات کی بیحد اعتقادی الجھنوں میں گرفتار ہوکر مختلف فرقوں میں منقسم ہوگیا ہے۔ جن میں سے دو بڑے اور باہمی رقیب فرقے قابل ذکر ہیں۔

(الف، قادیانی مرزائی یا محمودی جماعت

یہ جماعت مرزا صاحب کے نور نظر میاں بشیر الدین صاحب محمود کی قیادت میں ہے اور اپنے مدمقابل اور حریف فرقہ (لاہوریہ) پیغامیہ کی اصطلاع میں محمودی کہلاتی ہے۔ یہ لوگ مرزا صاحب کے تمام دعاوی کو بلا کم و کاست بغیر کسی قسم کی ترمیم و تنسیخ کے صحیح مان کر

.. ..

.. .. .. مرزا صاحب کے دعاوی کو کلیتاً یا جزئیاً نہ

نہ ماننے والوں کو (جن میں لاہوری جماعت کے مرزائی جو انکی اصطلاح میں پیغامی کہلاتے ہیں) بھی شامل ہیں "کافر مطلق" جانتے ہیں۔
اور ان کا اعتقاد ہے کہ جب تک مرزا صاحب کو بمعہ ان کے تمام دعاوی کے مامور من اللہ نبی نہ مانا جائے۔ خدا اور اس کے حقیقی رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان اور عمل کچھ فائدہ نہیں دیتا ؛

گویا تمام دنیا کی نجات کا دارومدار مرزا صاحب کی بیعت پر منحصر ہے
اس فرقہ کے مسلمات کی رو سے ہر شخص حتے کہ کنجر ڈوم اور رنڈیوں کو بھی الہام ہو سکتے ہیں۔ اور یہ کہ فاسقہ عورت (طوائف) یار بہ بر وبادہ بسر حرام کاری کی حالت میں سچی خواب دیکھ سکتی ہے۔
نیز ہر کس وناکس تمام لذات دنیاوی سے بہرہ ور ہوتا ہوا تھوڑی سی ریاضت سے ہی نبی ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ان اعتقادات کے ماتحت اس قادیانی مرکزی فرقہ کے مقلدوں سے جگہ بہ جگہ نبی پیدا ہوتے چلے جا رہے ہیں اور ان مرزائی مسلمات کی تحت میں یہ سلسلہ نبوت اوس وقت تک وسیع ہوتا جائیگا جب تک ان مصنوعی نبیوں کی تعداد ان کے مقلدوں کے شمار سے زیادہ نہ بڑھ جائے۔ اور ان آرام طلب۔ تن آسان۔ ناقابل کار۔ حرام خور فرضی نبیوں کو جو طبعی طریق پر ضروریات زندگی پورا کرنے کے نااہل ہیں۔ محنت ومزدوری سے پیٹ پالنے پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ قادیانی مرزائی کہتے ہیں کہ موجودہ خلیفۃ المسیح میاں بشیر الدین صاحب کو بھی مکالمہ ومکاشفہ الہیہ کا شرف حاصل ہو گیا ہے۔ ع دریں چہ شک "جیسا

باپ کی ہر جائداد کا جائز وارث ہوتا ہے۔ اس فرقہ کی اخلاقی جرأت قابل تعریف ہے۔ کہ اپنے اعتقادات باطلہ کی نشر و اشاعت میں کسی قسم کی لاگ و لپیٹ سے کام نہیں لیتا۔

اور مرزا صاحب کو مامور من اللہ ثابت کرنے کیلئے تمام انبیاء علیہ السلام صوفیائے کرام اور علمائے عظام کی متبرک ہستیوں کو غیر مسلمانہ اعتراضات کا تختہ مشق بنانا اپنا مذہبی مقدس پاک اور آسمانی حق تصور کرتا ہے

ب لاہوری (پیغامی) مرزائی۔

یہ فرقہ مولانا محمد علی صاحب کی سرعسکری میں ہے۔ اس طبقہ کے مرزائیوں کو قادیانی مرزائی اپنی اصطلاح میں **پیغامی** کہتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو ان کے خیال کے مطابق محمودی مرزائیوں سے وہی نسبت ہے جو پراٹسٹنٹ فرقہ کے عیسائیوں کو رومن کیتھلک نصرانیوں سے ہے۔ یہ لوگ محمودی مرزائیوں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ۔ روشن خیال۔ محقق اور صداقت پسند ہونے کے مدعی ہیں۔

یہ جماعت بظاہر مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے۔ مگر لاہوری مرزائیوں کا یہ دعوئے قطعی بے دلیل ہے۔ اسی جماعت کے لوگ قادیانی مرزائیوں کی نسبت اخلاقاً نہایت کمزور ہیں۔ اور خدا معلوم کن سنہری۔ رو پہلی مصلحتوں کے باعث اپنے صحیح ترین خیالات و اعتقادات کو غلط تاویلات کی فلسفیانہ چادر کی تہ میں چھپائے ہوئے ہیں۔

جن مسلم اصحاب کو کبھی کسی لاہوری مرزائی سے تبادلۂ خیالات کا اتفاق ہوا ہو۔ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ لوگ مرزا صاحب کو مامور من اللہ

ثابت کرنے کیلئے تمام انبیا علیہ السلام خصوصاً خیر الرسل سرورِ انبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ستودہ صفات پر غیر مسلمانہ اعتراضی رنگ میں ناجائز ناپاک دل آزار رکیک حملے کرنے میں قادیانی مرزائیوں سے بدرجہا بڑھے ہوئے ہیں۔

میں کسی شخص کی ذاتی مذموم خصائل پر روشنی ڈالنا فطرتاً اچھا خیال نہیں کرتا ورنہ بہت سے ایسے لاہوری مرزائی پیش کئے جا سکتے ہیں جو اپنے خیال میں تہذیب و شائستگی کے مجسمہ ہیں۔ لیکن ہمارے آقا و مولا سرور کونین کی ذات مقدس پر خلاف تہذیب ناواجب خلاف واقعہ حملے کرتے ہیں۔ تمام غیر مسلم اقوام سے کہیں زیادہ بے باک۔ دلیر۔ دریدہ دہن (منہ پھٹ) ہیں۔ ان لوگوں کی یہ منکرانہ تہذیب سوز منافی اخلاق۔ بے باک جرأت۔ بے خوف جسارت بھی حقیقتاً مرزائی مالیخولیائی اعتقادات کے ہی شرمندہ احسان ہے جن کو یہ لوگ عمداً چھپائے ہوئے ہیں

میں اپنی ان عرض کردہ چند سطور کے ثبوت میں لاہوری مرزائیوں کے ایک ایسے مشہور و معزز رکن کے اعتقادات کو پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں جو بلاد مغربیہ کے مشہور و معروف مرزائی مبلغ ہیں اور غالباً لاہوری مرزائیوں کے نزدیک ان کا درجہ اگر ان کے امیر مولانا محمد علی صاحب سے زیادہ نہیں تو کسی صورت سے کم بھی نہیں ہے۔

یہ بزرگوار خواجہ کمال الدین صاحب ہیں جنہوں نے اپنے خیال میں قرآن مجید کی آیات پاک سے مرزا صاحب کو نبی اور خدا کا رسول ثابت کیا ہے اور ان کے منکر کو جہنمی ٹھہرایا ہے۔ (دیکھو صحیفہ آصفیہ مصنفہ خواجہ صاحب صفحہ ۱۰ لغایت ۱۳ ۔ ۳۰ و ۳۱) خواجہ صاحب نے اسی پر بس نہیں کی۔ بلکہ ایسا بڑھکر قدم مارا ہے

جس کو فرزندان اسلام کا ادنےٰ ترین کم علم انسان بھی اسلامی مقدس توحیدی تعلیم کی سخت توہین خیال کرتا ہے۔ حضرت خواجہ صاحب فرماتے ہیں"۔

اور یہ بات سچ ہے کہ جس قادرِ مطلق نے کرشن کو ایک وقت میں ظاہر کیا اور وہ طاقت رکھتا ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو کرشن جیسے لاکھوں انسان اپنا **مظہر** کرکے پیدا کرے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا پہلے تو **حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ کرشن نے عرب میں اوتار لیا اور پھر آجکل مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کرشن اوتار ہوکر آئے** (کرشن اوتار مصنفہ خواجہ کمال الدین صاحب صفحہ ۳۳ و ۳۶)

غرضیکہ جس طرح قادیانی مرزائی ظلمت وضلالت شرک وکفر کی عمیق غار میں گرے ہوئے ہیں۔ اس سے زیادہ لاہوری جماعت کے مرزائی مذہبِ حقہ کے صراطِ مستقیم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں۔

اس باطل پرست فرقہ کی تردید میں علمائے اسلام نے سینکڑوں کتابیں تصنیف وتالیف فرمائی ہیں۔ جسے خدا ورسول سے محبت ہو ہر جگہ سے دیکھ سکتا ہے۔ میں تو یہاں صرف اسی قدر عرض کرونگا کہ قطع نظر اس کے کہ مسلم **مسلمات کی رو سے کسی جدید نبی کی ضرورت نہیں**۔

مرزا صاحب کے تمام الہامات۔ کشوف۔ رویائے کاذبہ اور پیشگوئیاں ذات خود اور بہ نفسِ کثیف ایسی خلاف شرع۔ مخالف عقل۔ ناپاک۔ ناقابل فہم وعمل ہیں بلکہ اپنی مختلف ومتضاد بیانات کی وجہ سے اپنی آپ ہی تردید ہیں

کسی مزید خارجی تردید کی ضرورت نہیں۔

دوسری جماعت کثیر

اُن مسلم اقوام کی ہے جو مرزا صاحب کے تمام دعادی کو سرے سے ہی غلط قرار دیکر ان کو کافر۔ کاذب۔ بے دین۔ دجال۔ کذاب مفسد۔ ذلیل۔ مفتری۔ شریر۔ پلید۔ خائن۔ ملعون مردود۔ روسیاہ۔ شیطان۔ بدکار اور خارج از اسلام وغیرہ وغیرہ بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ مگر یہ تمام لوگ بھی حقیقتاً غلط فہمی کیوجہ سے راستی پر نہیں ہیں۔

مرزا صاحب بچارے نہ تو کاذب ہی تھے اور نہ ہی مفتری" اگر آپ افترا کرتے تو اپنے دماغ سے کوئی ایسی بات نہ نکالتے جو آپ کے مخالفوں کو مختلف اقسام کی صحیح ترین اعتراضات کا موقعہ دیتی ہے کیونکہ ہر ایسا بیان جو عمداً جھوٹا مرتب کیا جاتا ہے عموماً جرح وقدح کی حدود سے بالا تر ہوتا ہے۔ جس کا غلط ثابت کرنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں ہوتا جیسا کہ عام طور پر ہمیشہ درعدالتی جھوٹے گواہوں کے بیانات سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی ہر ایک الہام کشف اور پیشینگوئی پر گونا گوں صحیح ترین اعتراضات ہو سکتے ہیں۔ بلکہ ان کے الفاظ و نتائج سے ہی تہذیب و اخلاق شرم وحیا کی پاک جذبات بھی بری طرح مجروح ہوتے ہیں لہٰذا کوئی صحیح الدماغ حیادار انسان ایسے شرمناک۔ حیاسوز مضحکہ خیز حیرت افزا مبشر کانہ الہامات۔ کشوف اور پیشگوئیاں اپنی طرف منسوب کرنے کی جرات نہیں کر سکتا۔ بنظر بریں وجوہات مرزا صاحب کو کاذب و مفتری کہنا

میری رائے ناقص میں تو صحیح نہیں ہے۔

تیسرا طبقہ قلیل تر

جو مذہبی دنیا سے ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو مرزا صاحب کو کاذب و مفتری بھی کہتا ہے۔ اور ان کے قوائے عقلیہ میں فتور کا بھی قائل ہے۔ یہ حضرات بھی غلطی سے ایک جرم کی دوگنی سزا تجویز کر کے خود ناانصافی کے مجرم بن رہے ہیں۔ جس شخص کے دماغ میں فتور ہو وہ وہ مفتری نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کذب و افترا کے لئے نہ صرف ہوش و حواس کے قیام بلکہ ان کے عمدہ ہونے کی بھی ضرورت ہے۔

چوتھا گروہ قلیل ترین

ایسے صحیح الدماغ انسانوں پر مبنی ہے جو مرزا صاحب کے تمام قسم کے الہامات۔ کشوف۔ اور پیشگوئیوں کو ایک سخت ترین قسم کی دماغی مرض مالیخولیا کے نتائج تصور کرتے ہیں اور بس۔ اور یہی صحیح ترین راست اور معنوی حقیقت ہے۔

مرزا صاحب کے مخالف اگر انتہائی باریک بینی سے کام لیکر اعتراض کریں تو صرف اس قدر کر سکتے ہیں۔ کہ چونکہ ان امراض خبیثہ کی پیدائش میں مرزا صاحب کے اعمال و افعال بھی قوی اسباب شمار کئے جا سکتے ہیں لہٰذا ان امراض ردیہ کی قبیح نتائج کی ذمہ داری ہی آپ پر عاید ہوتی ہے اور مخالفوں کا یہ خیال اس وقت تک ایک طرح سے درست بھی ہے جب

تک مرزا صاحب کی مرض ذیابیطس کے اسباب صحیح روشنی میں نہ لائے جائیں۔
گذشتہ فصول اور فصل ہذا کی ان چند سطور معروضہ بالا سے مرزائی فرقوں کے اعتقادات پر کافی روشنی پڑ چکی ہے۔ نیز ان گروہوں کی توہمانہ باطل پرستی ایسی عام مشہور ہو چکی ہے کہ کسی مزید تشریح و توجیہ کی محتاج نہیں ہے۔ اور ساری مذہبی دنیا میں یہی ایک مسلم نما غیر مسلم ایسا گروہ ہے جس کو دین حقہ کی تبلیغ تمام دیگر غیر مسلم اقوام کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔ اور یہی وہ قابل رحم کئی فرقوں کا مجموعہ انسانی طبقہ ہے جو مسلمانوں کی تبلیغی مدد کا محتاج ترین گروہ ہے۔

لہذا میں بھی اس تبلیغی فرض کی ادائیگی کو اپنا فطرتی اور پیدائشی حق سمجھتے ہوئے سب سے پہلے جمیع اقسام کے مرزائی حضرات کی خدمت میں ہدیہ تبلیغ پیش کر کے نہایت عجز و خلوص سے بیانگ دہل بالکل صاف صاف عرض کئے دیتا ہوں کہ مرزا صاحب کے سب کے سب خلاف تہذیب منافی عقل مخالف شریعت باطل الہامات ہر ایک ڈھکی غیر شرح حیاسوز۔ شرمناک مشرکانہ اور ملحدانہ کشوف و خواب سب نوع کی خود غرضانہ مبنی بر نفس پرستی۔ لغو۔ پیچدار۔ قاتلانہ پیشگوئیاں حالت صحت کے افعال و اشغال ہیں۔ جو مالیخولیائی فاسد تخیلات کی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں اور کسی صحیح الدماغ۔ ذی ہوش آخر بیں

انسان کی توجہ اور عمل کے قابل نہیں

میں زبردست ترین یقین صحیح ترین علم اور صادق ترین واقعات کی بناء پر بلاخوف تردید اعلان کرتا ہوں کہ جو لوگ مرزا صاحب کی ان ملحدانہ۔ مالیخولیائی رنگ خیالات

کو احکام الٰہی سمجھ کر ان کی پیروی کرنا اپنا مذہبی فرض اور ذریعہ نجات سمجھتے ہیں
وہ حقیقتاً شرک و کفر ظلمت و ضلالت کے لق و دق صحرائے ناپیداکنار میں آب خفانیت
کے دھوکہ میں سیراب ضلالت کے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں جس کا نتیجہ ؂
خسر الدنیا والاخرۃ" کے سوا کچھ برآمد نہیں ہوگا اور یہی وہ لوگ ہیں
جن کے بارہ میں قرآن حکیم نے فتوئے صادر فرمایا ہوا ہے۔ کہ ؂
وما یتبع اکثرھم الا الظن وان الظن لا یغنی من الحق شیئاً"
اس کلام پاک کا علامہ حضرت اقبال نے بہ تغیر زبان ان الفاظ میں ترجمہ کیا ہے۔
؂ ساحر الموت نے تجھ کو دیا برگ حشیش۔ اور تو اسے سمجھا کہ ہے شاخ نبات
مرزائی صاحبان! اگر در حقیقت آپ حق و صداقت کے طالب ہیں تو نفسانیت
رعونت۔ تعصب اور ہٹ دھرمی کے ناپاک جذبات" ناجائز عارضی اور فانی
ناقابل عمل دنیاوی شرم کی ہار جیت کی مذموم تاثرات کو ترک کرکے دردِ دل
کو تحقیق حقائق اور تفتیش صداقت کا درد لئے ہوئے غائر نظر سے ملاحظہ فرمائیں آپکو
صاف طور پر معلوم ہو جائیگا کہ مرزا صاحب ایک عاجز ترین درماندہ قابل رحم
مجبور و معذور مریض تھے۔ اِن کے بیمار دماغ سے نکلے ہوئے
کسی مالیخولیائی فاسد خیال کو الہام کشف پیشنگوئی سمجھنا بھی خالص
مالیخولیا ہی ہے۔ جو کسی دور فہم نکتہ رس عقلمند انسان کیلئے زیبا و شایاں نہیں ہو سکتا
خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے میرا پرزور دعوے ہے کہ آپ کو اس کتاب
کے ملاحظہ سے مرزا صاحب کے صحیح ترین حقیقی اور معنوی حالت کا پورا پورا پتہ لگ جائیگا
اور آپ فوراً ہی کرشنائی مشرکانہ تعلیم کی گنگا جمنی چشموں سے روحانی پیاس بجھانے

کی بجائے حضور سرور الانبیا ختم المرسلین کی پاک مقدس اور بابرکات توحیدی تعلیمات کے کوثری چشموں سے حیاتِ ابدی کی جام وحدت نوش فرمانے کے لئے صادقانہ طلب کے جوش میں بیخود آنا دوڑتے آئیگی اور اسعید سعید افی بطن امہ کا ثبوت دیں گے۔ اور اِس باز گشت کو جو اسلامی شریعت کی پاک اصطلاح میں **توبہ** کے متبرک اور پیارے نام سے معروف ہے۔ اپنے لئے سعادتِ دارین کا ذریعہ تصور فرمائینگے۔ انشاءاللہ تعالےٰ۔ خدانخواستہ اگر آپ کی جماعتیں دنیاوی اغراض کو دین حقہ پر ترجیح دیکر جادۂ مستقیم سے منحرف رہنے پر ہی بمصداق سہ العادۃ فی الطبیۃ الثانیۃ مصر رہیں۔

تو کان کھول کر سنیں اور یاد رکھیں کہ وہ دن عنقریب آنیوالا ہے۔ جب دین فطرت کے منکروں سے **یقول الکافر یلیتنی کنت تراب** کی دردناک صداؤں کے سوائی کچھ بن نہیں پڑیگا۔ ؎

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند۔

میں نے نہایت نیک نیتی سے مرزا صاحب کی اصل حالت آپ کے سامنے پیش کر کے مسلمانانِ عالم کی طرف سے تبلیغ کا اہم ترین فرض احسن ترین طریق پر ادا کر دیا اور مسلمانوں کا فرض بھی اِسی قدر ہے سہ **وما علینا الا البلاغ**

اب میں تمام مسلمانانِ عالم کی خدمت بابرکت میں عموماً اور ہندوستانی مسلموں کے حضور میں خصوصاً عرض کروں گا کہ حقیقت حال سے واقف ہونے پر آپ حضرات کو بھی مناسب ہے کہ مرزا صاحب کو کاذب و مفتری وغیرہ خلاف تہذیب

مذموم خطابات سے یاد نہ کریں۔
صرف مرزا صاحب کے صحیح ترین اور حقیقی حالت کا نقشہ اسلامی اور مرزائی دنیا میں
پیش کر دیں۔ تاکہ مسلم اقوام تو ان کی مالیخولیائی فاسد تخیلاتی زہریلی اور
تباہ کن تعلیمات کے بدترین اثرات سے محفوظ و مامون رہیں۔
اور مرزائی جماعتیں اگر اللہ کی توفیق ان کے شامل حال ہو تو اسلام کی پاک اور مقدس ترین
تعلیم پر دوبارہ عامل ہو کر صداقت پسندی کا ثبوت دیں؛
اور بفرض محال مرزائی اصحاب اگر کسی سبب یا اسباب کے ماتحت اپنی اپنی باطل پرستی
کو ترک کر کے دین حقہ کی ابدی اور لازوال برکات سے مستفیض نہ ہوں تو پھر ان سے
ہر ایک قسم کا مناظرہ و مجادلہ وغیرہ ترک کر کے بحکم آیۃ کریمہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِين
ان کے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے۔
تاکہ قدرت کا زبردست ترین ہاتھ اپنی سنت جاریہ کے مطابق دوسری الباطل پرست
اقوام کی طرح ان کو بھی نیست و نابود کرے۔
تمام غیر مسلم اقوام کے ذی ہوش ارباب کیلئے بھی مناسب ترین طریق کار بھی یہی ہے
کہ مرزائی صاحبان کے ساتھ مذہبی مباحثہ کو تضیع اوقات کے مترادف سمجھ کر بکلیتاً
ترک کر دیں۔ کیونکہ ایسی تعلیمات اور دعاوی کے صدق و کذب پر وقت ضائع کرنا
جو ایک مریض انسان کے ناقابل کار دماغ کے فاسد تخیلات کے
نتائج ہوں۔ صحیح الدماغ لوگوں کا کام نہیں ہے۔
اور نہ ہی انسانی زندگی کے گران قدر لمحات مجذومانہ بڑوں کی تصدیق
و تردید کے متقاضی ہیں۔

فصل دہم

نالۂ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کے
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

عرض حال

درد دل لکھنا شروع کرتے وقت تو خیال تھا کہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہوگا مگر اب خاتمہ مسودہ پر معلوم ہوا کہ چھ سات سو صفحے کی ایک خاصی ضخیم کتاب تیار ہوگئی ہے۔ جو مرزا صاحب کو مریض مالیخولیا ثابت کرنے کے علاوہ مرزائیت کے اعتقادات باطلہ۔ خیالات فاسدہ اور دعاوی کاذبہ کا بھی سچا اور صحیح ترین نقشہ ہے۔

اسلامی مقدس اور متبرک مسلمات کا روشن ترین آئینہ ہے۔

طبی جواہرات کا گراں بہا خزینہ ہے جس سے فرحت مند اور صحیح الدماغ حضرات صحت جیسے گراں بہا دولت کو سارقان امراض کے زبردست ترین حملوں سے بچا سکتی ہے۔

رہنمائے مرد دل اور درس عبرت کے مسودات عرصہ

سے تیار ہوکر طباعت کے لئے پڑے ہیں - بلکہ اشتہارات چھپ کر تقسیم
کئے جا چکے ہیں - ہر دو کتب کی طلبی کی ہر چہار طرف سے خطوط موصول ہو رہے
ہیں اور بعض زیادہ ضرورت مند اور علم دوست اصحاب نے پیشگی رقوم بھی ارسال
فرما دی ہیں - جن میں سے بعض بعض دوستوں کی طرف سے تو طلبی کتب کے
تقاضائی خطوط بھی آنے لگ گئے ہیں؛

زمانہ مشیر اور لخت جگر کے مسودے بھی صاف ہو کر طباعت
کے لئے پڑے ہیں - اور ان کی اشاعت بھی ابنائے وطن کے فوائد کیلئے
نہایت ضروری ہے۔

لیکن مالی لحاظ سے اسوقت میری بھی
بعینہ وہی حالت ہے جو مرزا صاحب کی براہین احمدیہ لکھتے
وقت تھی

لیکن مرزا صاحب نے اس مالی کمزوری پر غالب آنے کے لئے جو طریقہ اختیار کیا وہ کسی
تعریف وتحسین کا مستحق قرار نہیں دیا جاسکتا - آپ نے نہایت بے صبری کا
ثبوت دیتے ہوئے **ایاک نستعین** کے پاک فرمان کو فراموش کرکے
ان اللہ غنی انتم الفقرا" کی مقدس ارشاد کو پس پشت ڈال کر اپنے
ایسے محتاج دنیا داروں کے دروازوں پر کاسۂ گدائی ہاتھ میں لئے
ہوئے دست سوال دراز کیا - اگرچہ ان کی عاجزانہ التجاؤں پر مقتدر
اور مخیر مسلم بزرگوں نے بفحوای آیۃ کریمہ **واما السائل فلا تنھر**"
سائل کی حیثیت سے زیادہ بخش دیا - متوسط درجہ اور غریب طبقہ کے فدائیان

و شیدایان اسلام نے بھی مرزا صاحب کی ان ابلہ فریب لجاجت آمیز خود غرضانہ التجاؤں کو خدمت دین متین تصور کر کے روپیہ کا مینہ برسا دیا اور گو مرزا صاحب نے بھی اس روپیہ سے بمصداق مال مفت - دل بے رحم نہ صرف اپنی نفس پرستی کی بلکہ اسلام اور اہل اسلام کی تخریب کیلئے بھی مستقل داغ بیل ڈالدی - مگر اس ارزل ترین حصول زر سے اپنی اخلاقی اور ایمانی کمزوری کا اسقدر زبردست ترین ناقابل تردید ثبوت بہم پہنچادیا جو ابد الآباد تک کلنک کا ٹیکہ بن کر صفحہ ہستی پر جلی قلم سے کندہ رہیگا ؛

جن لوگوں کو خدا کی نصرت و معاونت پر حق الیقین نہیں ہوتا اُن سے اسی قسم کے ننگ انسانیت ، شرافت سوز ، منافی خودداری اعمال و افعال کا صدور ہوا کرتا ہے - اور ایسے لوگ حقیقتاً درگاہ الٰہی سے بہت دور افتادہ ہوتے ہیں " ؎ چوں بندۂ خدا ئے خویش خواند

باید کہ جز خدا نداند

ہر سو دو دآنکش زدر خویش براند

وآں راکہ بخواند بدر کس ندواند

بدبخت کسے کہ سر بتابد زیں در

کہ در دیگر نیابد

مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا صادق ترین فرمان ہے - کہ گداگر پر بھوک یعنی بے صبری کے ستر دروازے کھول دیئے جاتے ہیں - چنانچہ مرزا صاحب کی تمام زندگی اس فرمان کی عملی تصدیق کر رہی ہے - مرزا صاحب اخیر وقت تک مختلف طریقوں سے زر طلبی میں ھل من مزید " کے صبر شکن نعرہ ہائے

دگا نے ہوئے چلدیئے ؎ گفت چشم تنگ دنیا دار را

یا قناعت پر کند یا خاک گور

کے زریں مقولہ کی تصدیق کرتے ہوئے عملی نمونہ پیش کر گئے۔ تو کیا یہ عاجز
بھی مرزا صاحب کیطرح اِس مالی دقت کو رفع کرنے کی کوشش کرے گا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ بھلا کبھی کوئی مسلمان
بھی شرک کے مترادف اور توکل کے منافی طریق کار اختیار کرنے۔ کی جرأت کر سکتا
ہے۔ جب کہ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ۔ کی پاک آسمانی تعلیم
اس کے پیش نظر ہو اور حضور سرور المتوکلین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی متوکلانہ پاک اور عملی زندگی خضر راہ ہو۔ اور رہبر کامل نے اپنی بے باک
متوکلانہ شجاعت سے نمونتاً سکھلا دیا ہو کہ مایوس ترین حالتوں میں بھی جبکہ
دنیا کے تمام ظاہری اسباب حصول مدعا منقطع ہو چکے ہوں۔ رحیم وکریم مالک
کی ذات اپنے عاجز مگر متوکل غلام کی مدد کرتی ہے۔ ؎ او چارہ کار بندہ
بداند چوں ہیچ وسیلتے نماند۔ اور حقیقتاً جس شخص کے پاس خدا کے عطا کئے
ہوئے صحیح وسالم اعضائے جسم اور ہزار دولتوں کے برابر صحت جیسی دولت ونعمت
موجود ہو۔ اس کو کسی بڑے سے بڑے دنیا دار کی بھی کوئی محتاجی نہیں ہے ؎

ہر کہ نان از عمل خویش خورد

منتِ حاتم طائی نبرد

حاصل کلام یہ ہے کہ اس مالی دقت پر غالب آنے کے لئے میں نے دوبارہ
سخت ترین جانکاہ اور دماغ سوز شبانہ روز محنت کر کے درد دل موسوم بہ
عجائبات طب کا خلاصہ تیار کر کے طباعت کیلئے مکمل کر لیا ہے۔ جو ورا

اردو میں چھپوا کر ہندوستان کی مسلم آبادی میں عموماً اور دولت مستقلہ افغانستان کی اسلامی آبادی اور سلطنت کو فرقہ باطلہ مرزائیہ کی مفسدانہ اور باغیانہ ریشہ دوانیوں کی ناکام شور و شر سے محفوظ و مامون رکھنے کے لئے تمام قلمرو میں خصوصیت سے تقسیم کر دیا جائیگا۔ اگر اس سے مقصد مطلوبہ حاصل ہو جائے تو فہو المراد ورنہ

اگر خداوند جہاں و قطب دائرہ زمان سلطان المعظم عالم و عادل کہف الفقرا ملاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیا غیاث الاسلام والمسلین مظفر الدنیا والدین ناصر اہل ایمان

حضرت غازی محمد امان اللہ خان ادام اللہ ملکہ و اجلالتہ و حشمتہ

کی سرکار عالی اور دربار متعالی سے فرمان صادر ہو:۔

تو پھر فارسی زبان میں چھپوا کر وسیع پیمانہ پر ملک میں تقسیم کرنے کے لئے بارگاہ خسروی میں ابلاغ کرنے کا فخر حاصل کروں۔ تاکہ مرزائیوں کی ذیابیطسی (پیشابی) مالیخولیائی (موہومی) پیغمبر اور خدا کی صحیح ترین حقیقی اور معنوی حالت سے واقفیت حاصل کر کے فرزندان اسلام کا کوئی فرد واحد بھی مرزا صاحب کے بیمار اور ناقابل کار دماغ سے نکلے ہوئے مجذوبانہ بڑوں کے تباہ کن زہریلے اثرات سے مسموم نہ ہوئے

اور اگر اِس مختصر ایڈیشن درد دل کی تردید میں اپنی مقرّرہ عادت کے مطابق
مرزائی فرقوں کے طبابت پیشہ حضرات منفرداً یا مجموعاً حق و صداقت سے
منہ موڑ کر ؎ الشقی شقیٌ فی بطن امہ کا ثبوت دیتے ہوئے طبع
آزمائی کریں تو پھر اس مفصّل و مکمّل کتاب کو جس میں مرزا صاحب کی
خود نوشتہ تحریروں سے ان کی اخلاقی حالت کے پوست کندہ حیرت زا
تعجّب افزا حالات درج ہیں فوائد عامہ اور منافعہ مرزائیہ کے لئے طبع کرا کر
سعادتِ دارین حاصل کروں"
رہنمائے مرداں اور درس عبرت بھی تھوڑی تھوڑی مقدار میں چھپوا دیئے جاویں
زنانہ مشیر اور لخت جگر کی طباعت کا کام کسی دوسرے مناسب اور بہترین موقعہ
پر اٹھا رکھا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ ؎

للہ الحمد ٹھکانے لگی محنت میری
طے ہوئی آجکی منزل ہیں مسافت میری

فقط۔ والسلام مع الادب والاکرام علی من اتبع الہدیٰ"
عاجز و احقر ترین بندہ ناچیز حکیم عبدالعزیز چشتی نقشبندی ماہر
و معالج امراض مخصوصہ رجال و نسواں موجد اکسیر طاعون
مصنف و مولف کتاب ہذا۔ رہنما مرداں۔ زنانہ مشیر۔ لخت جگر۔ درس عبرت

مالک فریدیہ دار الشفا و دار الکتب پاک پٹن شریف

ضلع خاص پنجاب ہندوستان